اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ: الفضل قادیان

قیمت تین پیسے

…LY A… QADIAN.

جلد ۲۸ | ۳ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش | ۲۹ رجب …ھ | ۳ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۰۰

جنگ یورپ کے عالمگیر جنگ میں تبدیل ہونے کے امکانات

یورپ کی ہلاکت آفرین اور تباہ کن جنگ کو شروع ہوئے پورا ایک سال گزر چکا ہے ۳۱ اگست ۱۹۳۹ء کو بارہ بجے شب جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کیا تھا۔ ہٹلر ڈنزگ اور پولش کاریڈور کا طالب تھا۔ اس مطالبہ پر تصادم سے جو شعلہ نمودار ہوا۔ اس نے ایک خوفناک آگ کی شکل اختیار کر لی۔ اور کئی ایسے ملکوں کو جو نہایت سکون اور یکسوئی کے ساتھ اپنی اندرونی ترقیات میں لگے ہوئے تھے۔ اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ کئی آزاد اقوام کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا۔ نہایت پُر رونق آباد اور ایسے خوبصورت شہروں کو جنہیں محض دیکھنے کے لئے دُور دراز سے لوگ جاتے تھے۔ راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔ آبادیاں اجاڑ دیں۔ اور دیہات تباہ کر دیئے۔ بڑے بڑے محلات اور قابلِ دید قصور چشم زدن میں پیوند خاک ہو گئے۔ عظیم الشان کارخانے مٹ گئے۔ کاروبار ختم ہو گئے۔ اور ہزاروں لاکھوں ایسے لوگ جو نہایت فراغت سے زندگی بسر کرتے تھے۔ آج نان شبینہ کے محتاج اور سر چھپانے کو جگہ کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ ایک سال کی تباہی ایسی ہولناک ہے۔ جس کی تفصیل سُن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی گاڑھے پسینے کی کمائی ان سے چھین کر نذرِ آتش کی جا رہی ہے اور ہلاکت خیز سامانوں کی صورت میں پھونکی جا رہی ہے۔ دُنیا میں اقتصادی مشکلات نہایت پریشان کن صورت اختیار کر رہی ہیں۔ لوگوں کو کھانے کو نہیں ملتا۔ مالی تنگی نے ہر ملک اور ہر قوم کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ ایسی نازک گھڑیوں میں بھی روزانہ بے حساب روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ آپ روزانہ پڑھتے ہیں۔ کہ جرمن طیارے ہر روز برطانیہ پر سینکڑوں ہزاروں بم پھینک رہے ہیں اور ایک بم کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ ایک معمولی جنگی ہوائی جہاز کم سے کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ میں تیار ہوتا ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آغاز جنگ سے اس وقت تک صرف جرمنی کے کم سے کم ساڑھے تین ہزار ہوائی جہاز ضائع ہو چکے ہیں۔ پھر توپوں سے گولے پھینکے جاتے ہیں۔ سمندری لڑائیوں میں تارپیڈو پھینکے جاتے ہیں۔ ایک تارپیڈو پر بھی بیس پچیس ہزار روپیہ سے کم خرچ نہیں آتا۔ آب دوزیں غرق ہوتی ہیں۔ بحری جہاز جن میں سے ہر ایک کی قیمت کروڑوں تک پہنچتی ہے بے دریغ سمندر کی تہہ میں پہنچائے جا رہے ہیں۔ اور یہ سب کچھ روزانہ ہو رہا ہے ان تفاصیل پر اگر نظر ڈالی جائے۔ تو بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ گزشتہ ایک سال میں اربوں ارب روپیہ غریبوں اور مفلسوں سے چھینا ہوا روپیہ آگ میں جھونکا اور سمندر میں غرق کیا جا چکا ہے۔ انسانی جانوں کا اتلاف اس کے علاوہ ہے۔ صرف فلانڈرس کی جنگ میں کم سے کم ۳۴ ہزار برطانوی سپاہ کام آئی۔ ڈنزگ کی آزادی کے تحفظ کے لئے یہ جنگ برطانیہ اور فرانس نے شروع کی تھی۔ لیکن گزشتہ ایک سال کے اندر اندر پولینڈ۔ ڈنمارک ناروے ہالینڈ۔ بلجیم۔ لکسمبرگ۔ فرانس ساحل فرانس کے برطانی جزائر اور برطانی سمالی لینڈ اپنی آزادی کھو چکے ہیں۔ اور فن لینڈ۔ لٹویا۔ استھونیا اور بسربیا کی آزادی گو براہ راست اس جنگ کی لپیٹ میں نہیں آئی۔ لیکن درحقیقت یہ بھی اسی جنگ کی کرشمہ سازیاں ہیں؛

ان ہولناک نتائج کے بعد اب انگلستان سے جنگ زوروں پر ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ نئے سال میں صورت حالات کیا ہوگی۔ اس کے علاوہ بعض اور علاقوں میں بھی سوادِ جنگ پک رہا ہے اور معلوم نہیں۔ کب پھوٹ پڑے بسربیا کی سرحد پر روسی اور رومانوی افواج میں چھیڑ چھاڑ شروع ہے۔ ادھر رومانیہ کو کمزور دیکھ کر اور یہ دیکھ کر کہ روس بسربیا واپس لے چکا ہے۔ ہنگری۔ ٹرانسلوینیا کا علاقہ واپس مانگ رہا ہے۔ اور باوجودیکہ ٹرانسلوینیا کے باشندے ہنگری کی حکومت کے ماتحت جانا نہیں چاہتے۔ وہ اپنے مطالبہ پر اڑا ہوا ہے۔ بلغاریہ سے گو دوبرجا کے علاقہ کے بارہ میں ایک سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ لیکن دونوں ملکوں کی فضائیں بدستور گرد آلود ہیں۔ خود رومانیہ کے اندر اختلاف پیدا ہو چکا ہے۔ اور ان وجوہ کی بنا پر بلقان کے ممالک گویا دست و گریباں ہونے کو تیار بیٹھے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یونان کا آتش فشاں پہاڑ ہے جس کے اندر ہولناک لاوا جوش زن ہے اور پھوٹ بہنے کے لئے بے قرار ہے۔ اٹلی اس سے مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ اپنی بندرگاہیں اور ہوائی اڈے اس کے حوالے کر دے۔ لیکن یونان اس ذلت پر آمادہ نہیں۔

یورپ کے ان آتشکدوں کے علاوہ مشرق بعید میں بھی جنگ کے سامان فراہم ہوتے نظر آتے ہیں۔ جاپان چاہتا ہے۔ کہ چین کو زیر کرتا ہوا فرانسیسی ہند چینی کو پامال کر کے مشرقی ایشیا اور اس کے تمام ساحل پر متسلط ہو جائے۔ اور وہ اس کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین پر پوری شدت کے ساتھ حملہ آور ہو رہا ہے۔ اور ہند چینی پر حملہ کے لئے موزوں موقعہ کا منتظر ہے۔ اور اگر اس نے ایسا کیا تو یہاں ایک اور جنگ شروع ہو جائے گی۔ جس کی وسعت کے متعلق فی الحال کچھ کہنا مشکل ہے۔ جنوبی امریکہ اور جزائر غرب الہند میں بھی جنگ کے شدید امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ امریکہ اس کوشش میں ہے۔ کہ اس علاقہ کو جنگ کے اثرات سے بچائے رکھے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ اس میں کامیاب ہو سکیگا یا نہیں۔ آسٹریلیا برطانوی ایمپائر کا ایک حصہ ہے۔ مگر جاپان سے بہت قریب اور برطانیہ سے کافی کوسوں دور۔ اور باوجودیکہ جاپان مشرق بعید میں برطانوی مفاد کی پامالی پر آمادہ ہے۔ اور برطانیہ کی جنگی مشکلات سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ آسٹریلیا نے اس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کر لئے ہیں۔ کینیڈا نے امریکہ کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ دفاعی بورڈ قائم کر لیا ہے۔ کیونکہ گو وہ برطانوی ایمپائر کا اہم جزو ہے۔ لیکن برطانیہ سے بہت فاصلہ پر اور امریکہ سے قریب ہے۔ اور اب برطانیہ اپنی طاقت کو Centralise کرنا چاہتا ہے اور دور دراز کے علاقوں کے متعلق اپنی ذمہ واریوں سے سبکدوش ہو رہا ہے۔ چنانچہ شنگھائی سے اپنی افواج واپس بلا چکا ہے اور بحر الکاہل کے بعض جزائر کا ڈیفنس امریکہ کے حوالہ کر چکا ہے۔ صمالی لینڈ کا انخلاء بھی

دراصل اسی پالیسی کی ایک کڑی ہے۔

ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جنگ کا یہ نیا سال اپنے اندر کیسے کیسے انقلابات لائے گا۔ اور دنیا کا کون کون سا حصہ اس سے متاثر ہوگا۔ بظاہر تو ایسا نظر آتا ہے۔ کہ وہ جنگ جو گذشتہ ایک سال تک صرف یورپ کے بعض علاقوں تک محدود رہی۔ اس سال عالمگیر صورت اختیار کرنے گی۔ اور ہر جگہ آتش جنگ کے شعلے بھڑک اٹھیں گے۔ دنیا ایک ہیبتناک تباہی کے غار کے کنارے کھڑی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگ یورپ کی آگ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب سب کا نقشہ بدلکر رکھ دیگی۔

اس سیل تباہی سے بچنے کا وہی طریق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ توبہ کرو اور خدا تعالےٰ کے حضور جھکو۔ اس کی خشیت اور تقوےٰ دلوں میں پیدا کرو۔ پس جو لوگ آنے والے ایام کی تباہ کاریوں کو چشم تصور سے دیکھ سکتے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اس زمانہ کی نزاکت کا پورا پورا احساس کریں۔ اور دوسروں کو کرائیں۔ خود خدا تعالےٰ کے حضور جھکیں۔ اور دوسروں کو جھکائیں۔ اسی سے دعائیں کریں۔ اور اسی سے مدد مانگیں۔ تا وہ ان مصائب کو دور کر کے دنیا کیلئے امن کے سامان مہیا کرے۔ اور بنی نوع پر رحم کر کے ان مشکلات کو ہٹا دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

المسیح

قادیان یکم ستمبر ۱۹۴۰ء۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ گو آج حضور کے بخار میں کمی رہی۔ لیکن انفلوئنزا کی علامات اور سر درد کی شکایت زیادہ رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بخار میں تخفیف ہے۔ مگر بعض دیگر عوارض مثلاً بے خوابی اور نقاہت موجود ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت بھی ہنوز علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

افسوس ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب محلہ دار الرحمت کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد کل فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا احباب دعائے مغفرت کریں۔

ڈاکٹر محمد طفیل خانصاحب محلہ دار العلوم کی پوتی بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا کریں۔

مضافات قادیان میں تبلیغ احمدیت

ایک ماہ میں دو سو ایک اشخاص نے بیعت کی

ماہ ظہور میں ۲۰۱ اشخاص نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے بیعت کی ہے۔ جن میں سے اکثر باعزت زمیندار ہیں۔ تین صاحب حیثیت نمبردار ہیں۔ چار میٹرک پاس ہیں۔ اور ایک غیر احمدیوں کے لیڈر ہیں۔ اور ایک صاحب ریٹائرڈ حوالدار ہیں۔

نئی جماعتیں

اس ماہ میں گیارہ ایسے نئے دیہات میں احمدی ہوئے جہاں پہلے کوئی احمدی نہ تھا ان میں سے بعض دیہات میں خاصی تعداد میں جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ اللھم زد فزد

مبلغین

اس ماہ میں مبلغین نے علاقہ سری گوبندپور بٹالہ فتح گڑھ چوڑیاں۔ کلانور۔ اٹھوال۔ بیٹ راوی۔ کاہنوان۔ دسوہہ میں تبلیغی فرائض سرانجام دیئے۔

تبلیغی وفود

دعوت عامہ کی تحریک کے ماتحت اس ماہ میں ۶۹ اشخاص نے ۲۳ مختلف حلقوں میں آنریری طور پر تبلیغ کا کام کیا۔ جن میں صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں کے ذریعہ ۲۰ اصحاب نے بیعت کی۔ ماسٹر محمد علی صاحب اظہر نے خاص تندہی سے کام کیا۔ اور ان کے ذریعہ ۲۰ اصحاب نے بیعت کی۔

مخالفین کی کوشش

ڈیرہ بابا نانک اور بٹالہ میں احرار نے کانفرنس کی۔ جس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ ڈیرہ بابا نانک کے ساتھ موضع بیادی میں احراری علماء کی تقاریر سے متاثر ہو کر سات اصحاب احمدی ہوئے۔ جن میں سے ایک بااثر نمبردار ہے۔ اس موقعہ پر ہماری طرف سے مختلف قسم کے ٹریکٹ اور پوسٹر شائع کئے گئے۔ اور ایک درخواست بصورت ٹریکٹ چھپوا کر احراری علماء کی خدمت میں پیش کی گئی۔ جس میں یہ مطالبہ تھا۔ کہ علماء احرار بجائے ذاتیات پر حملہ کرنے کے عقائد پر بحث کریں۔ جس کا کوئی جواب احرار کی طرف سے نہ ملا۔

دورہ نگران صاحب اعلیٰ

ماہ ظہور کے پہلے تین ہفتوں میں بارش ہوتی رہی۔ بوجہ راستوں کے ناقابل گزر ہونے کے نگران صاحب اعلیٰ دورہ نہ کر سکے تاہم۔ کوہالی۔ بسرا۔ کنڈیلہ۔ سٹھیالی۔ بھٹیال وغیرہ مقامات کا دورہ کیا۔ اور نائب نگران صاحب اعلیٰ نے گورداسپور۔ دھاریوال۔ بریار۔ بٹالہ۔ کوہالی۔ رجوعہ۔ سری گوبندپور۔ گھمان۔ پنڈوری۔ ماڑی بچیاں۔ جہیش ڈوگر وغیرہ مقامات کا دورہ کیا۔ جناب نگران صاحب اعلیٰ کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی ایک دفعہ باوجود سخت مصروفیت کے تشریف لے گئے۔ اور سخت دھوپ میں ۸ میل گھوڑی پر سفر کیا۔

اشاعت

اس ماہ میں ایک ٹریکٹ اور ایک پوسٹر ایک ہزار کی تعداد میں مقامی تبلیغ کے خرچ پر شائع کیا گیا۔ اور نشر و اشاعت سے تین ہزار کے قریب مختلف قسم کے ٹریکٹ لے کر تمام مقامات پر مجاہدین کے ذریعہ تقسیم کر دیئے گئے۔

شکریہ

میں ان تمام احباب کا جو اس مہینہ میں پندرہ روز یا مہینہ کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مہتمم دعوت عامہ کی تحریک کے ماتحت تبلیغ کر کے آئے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کا بھی جنہوں نے خاص توجہ سے اس کام کو سرانجام دیا۔ نیز ان احباب کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جو باقاعدہ ہمیں چندہ بھیج رہے ہیں۔ جو اصحاب باوجود وعدہ کے باقاعدہ چندہ نہیں بھجوا رہے۔ ان کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا وعدہ ایفا کریں۔ تا صیغہ کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

خاکسار فتح محمد سیال انچارج مقامی تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ کے متعلق اسلام کی بیان کردہ اصولی ہدایات

اسلام نے اول تو جنگ سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کی تعلیم دی ہے۔ لیکن اگر جنگ کرنا ہی پڑ جائے تو پھر بھی یہ نہیں کہا کہ جو جی میں آئے کرتے جاؤ۔ جس طرح چاہو۔ دشمن کو نقصان پہنچاؤ۔ بلکہ اس موقعہ کے متعلق بھی خاص پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ جن کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:-

۱- ان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوکل علی الله - دشمن اگر صلح کی طرف مائل ہو۔ تو تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ۔ یہ نہیں کہ اس کو تباہ کرنے اور نقصان پہنچانے کے لئے جنگ جاری رکھو۔

۲- ابو داؤد اور مسلم میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مسلمان لشکر کو جنگ کے لئے روانہ فرماتے۔ تو ہدایت دیتے کہ اغزوا بسم الله وقاتلوا فی سبیل الله ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیداً ولا امرأةً ولا تقتلوا اصحاب الصوامع ولا تقتلوا شیخاً فانیاً ولا طفلاً ولا صغیراً ولا امرأةً واصلحوا واحسنوا ان الله یحب المحسنین۔ یعنی اے مسلمانو! اللہ کا نام لے کر جہاد کے لئے جاؤ۔ اور حفاظت دین کی نیت سے لڑو۔ مگر دیکھنا۔ مال غنیمت میں بد دیانتی نہ کرنا۔ کسی قوم سے دھوکا نہ کرنا۔ دشمن کو مثلہ نہ کرنا۔ یعنی کسی کے ناک کان وغیرہ نہ کاٹنا۔ بچوں، عورتوں اور مذہبی عبادت گاہوں کے محافظوں اور راہبوں کو قتل نہ کرنا۔ بہت بوڑھوں کو نہ مارنا۔ ملک میں اصلاح کرنا۔ اور لوگوں کے ساتھ احسان کا سلوک کرنا۔ کیونکہ اللہ تعالٰے احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۳- موطا امام مالک میں آتا ہے۔ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالٰے عنہ جب کسی فوج کو روانہ فرماتے۔ تو ہدایت دیتے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو خدا تعالٰے کی عبادت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ انہیں کچھ نہ کہنا۔ اسی طرح جس خدمت خلق کی خاطر انہوں نے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے۔ اسے بھی نقصان نہ پہونچانا۔ پھلدار درختوں کو نہ کاٹنا۔ اور نہ کسی آبادی کو ویران کرنا۔

۴- صحابہ کرام کو حکم تھا۔ کہ لڑائی میں کسی کے منہ پر ضرب نہ لگائیں۔

۵- ما کان لنبی ان یکون له اسریٰ حتیٰ یثخن فی الارض نبی کو یہ حق نہیں۔ کہ بغیر جنگ کے اس کے پاس قیدی ہوں۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب تک عملاً لڑائی نہ ہو۔ لوگ قیدی نہ بنائے جائیں۔

۶- دشمن سے لڑائی اسی حد تک ہو۔ جس حد تک اس کی زیادتی ہو۔

۷- فتح کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے تمام لوٹ اور غارت گری کی قطعاً ممانعت تھی۔

۸- پناہ مانگنے والوں کو فوراً پناہ دینے کا حکم ہے۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے وان احد من المشرکین استجارك فاجره - اگر مشرکوں میں سے کوئی پناہ چاہے۔ تو اسے پناہ دو۔

۹- مقتول دشمن کی نعش کی بے حرمتی کی اجازت نہیں۔

۱۰- جنگی قیدیوں سے حسن سلوک کا تاکیدی حکم ہے۔

۱۱- قیدیوں کو فدیہ دے کر آزاد ہونے کا حق دیا گیا۔ اور مسلمانوں کو فدیہ قبول کر لینے کی ترغیب دی۔ سوائے اس کے کہ ان کے چھوڑنے میں کوئی خاص خطرات ہوں۔

۱۲- مسلمان آقا کو غلام سے زر فدیہ بااقساط وصول کرنے کا حکم دیا۔

۱۳- اسلام کے رُو سے قیدیوں کو قتل کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر قیدی کوئی فتنہ پیدا کریں۔ تو قتل جائز ہے۔

۱۴- صلح میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دشمنوں کو ہر ممکن رعایت دیتے تھے۔ صلح کے متعلق آپ کا بہترین نمونہ صلح حدیبیہ ہے۔ جس میں کفار کو ہر ممکن رعایت دی گئی۔ اور مسلمانوں کو شرائط صلح میں بظاہر نقصان ہی نقصان نظر آتا تھا۔

۱۵- رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد میں معاہدات کی پابندی کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا تھا۔ اور معاہدوں کو محض کاغذ کا پُرزہ نہیں سمجھا جاتا تھا جیسا کہ آج کل کی "مہذب قومیں" سمجھتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ من قتل معاهداً لم یرح رائحة الجنة - جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کر دیا۔ جس سے معاہدہ ہو چکا ہو۔ وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا۔

۱۶- اگر غلطی سے کوئی ایسا قتل ہو جائے۔ تو اسلام یہ ہدایت دیتا ہے۔ کہ اس کی پوری دیت دینے کے علاوہ ایک غلام کو آزاد کیا جائے۔

ان اصول کو جو اسلام نے جنگ کے متعلق بیان فرمائے ہیں۔ ایک طرف رکھو۔ اور دوسری طرف موجودہ زمانہ کی وحشیانہ جنگوں پر نظر ڈالو۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ باوجود اس کے کہ موجودہ زمانہ ترقی کے انتہائی منازل کو عبور کرنے کا دعوےٰ رکھتا ہے پھر بھی اسلام اُسے بہت سبق سکھا سکتا ہے۔ اور اسے بتا سکتا ہے۔ کہ جنگ کے معقول اصول وہ نہیں۔ جن پر اب عمل کیا جاتا ہے۔ بلکہ وہ ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے۔ آج معاہدات کی پرلپشہ کے برابر بھی پروا نہیں کی جاتی عورتوں۔ بچوں۔ اور بوڑھوں کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ باغات تباہ کر دیئے جاتے ہیں۔ آبادیاں برباد کر دی جاتی ہیں۔ دھوکا اور فریب کو تیر بہدف کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ یہ روشنی کا زمانہ ہے۔ حالانکہ ایسی ہزار روشنیاں پُرانے زمانہ کی جہالت پر قربان کی جا سکتی ہیں۔

قبولیتِ دُعا کا نشان

عطاء اللہ صاحب سکنہ اجمیر ضلع ہوشیار پور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ مرشدنا و امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش ہے۔ کہ حضور کی خدمت میں مقدمات کی کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کی تھی۔ آپ کی دُعا سے خدا تعالےٰ نے مجھے کامیاب کیا۔ ان مقدمات میں ایک مقدمہ نہایت اہم تھا۔ اس میں بھی ۲/ ہش کو مجھے خدا تعالےٰ نے کامیاب کیا۔ اور ۳/ ہش کو کثرت بارش کی وجہ سے چوئہ کا پانی گاؤں میں آ گیا۔ اور بہت سے مکان گر گئے غلہ وغیرہ کا بہت نقصان ہوا۔ اور میں یہ دُعا کر رہا تھا۔ ربّ کل شیئ خادمک ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ گاؤں کے مرد و عورتیں اور بچے چلّا رہے تھے۔ اس وقت میرے پاس گاؤں کا قاضی آیا۔ اور کہنے لگا۔ آپ دُعا کریں۔ تا اس طوفان سے بچ جائیں۔ میں نے کہا۔ میں تو دُعا کر رہا ہوں۔ تمہاری دُعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ اور تمام مرد عورتیں دُعا کریں۔ پھر میں نے دو نفل پڑھے۔ اور دُعا کی۔ نفل پڑھ کر میں گلی کی طرف آیا۔ تو گلی کا پانی میرے مکان کے دروازہ سے تھوڑا سا نیچے تھا۔ چڑھتا چڑھتا پانی دروازہ کے برابر آ کر گھٹنا شروع ہو گیا۔ اور بارش بھی رُک گئی۔ گاؤں کے کئی مرد اور عورتوں نے اپنے مکان چھوڑ دیئے۔ اور صندوق وغیرہ اپنے مکانوں سے نکال کر میرے مکان میں لے آئے۔ اور وہاں ہی آرام کیا۔ جن کے مکان گر گئے تھے وہ دوسرے دیہات میں اپنے رشتہ داروں کے پاس چلے گئے تھے۔ اب گاؤں میں واپس آ رہے ہیں۔ اور ان کے رشتہ دار بھی ان کی خبر گیری کے لئے گاؤں میں آ رہے ہیں۔ ان سب کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ کہ یہ عذاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب "شانِ مصلح موعود" پر ایک نظر

حضرت خلیفہ اولؓ حضرت خلیفہ ثانی کو مصلح موعود یقین کرتے تھے

(۲۴)

مصری صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کے موقعہ پر جب اختلاف ہوا۔ اور دو فریق پیدا ہوگئے "تو عین اس وقت ایک فریق کو دوسرے فریق پر غلبہ حاصل کرنے کے خیال نے یہ تدبیر سوجھائی کہ سہل ترین طریق اپنے مدمقابل کو شکست دینے اور اس مقابلہ میں اسے نیچا دکھانے اور اپنے گوہر مقصود کو قلیل سے قلیل وقت میں حاصل کرنے کا یہی ہوسکتا ہے۔ کہ اپنے منتخب کردہ خلیفہ جناب مکرم میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا جائے۔ چنانچہ اس خیال کا آنا تھا کہ فوراً ٹریکٹ پر ٹریکٹ نکلنے شروع ہوگئے۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت یہ خیال صرف ایک دو آدمیوں کے دماغ میں آیا۔ باقی علماء عموماً اس خیال کے خلاف تھے۔ بلکہ اکثر اس وقت بھی اسے صحیح نہیں سمجھتے۔ لیکن جناب خلیفہ صاحب مکرم کی طرف سے اس خیال کی حوصلہ افزائی دیکھی۔ تو انہوں نے بھی خاموشی میں ہی مصلحت سمجھی"۔

مصری صاحب کا مطلب یہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں اختلاف ہوجانے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو مصلح موعود سمجھنے کا خیال صرف ایک دو آدمیوں کے دماغ میں آیا۔ مگر مصری صاحب کے اس قول میں ذرا بھر بھی صداقت نہیں کیونکہ اس اختلاف سے بہت پہلے سیدنا حضرت نورالدین اعظم خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام جماعت میں سے اتقیٰ اور اعلم قرار دے چکے تھے اور جنہیں مصری صاحب بھی واحد خلیفہ و راشد سمجھتے ہیں۔ یہی یقین رکھتے تھے۔ کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ چنانچہ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ جناب پیر منظور محمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء کو میں اپنے مکان پر مجموعہ اشتہارات حضرت اقدس دیکھ رہا تھا۔ پڑھتے پڑھتے مجھے معلوم ہوگیا۔ کہ حضرت میاں صاحب ہی پسر موعود ہیں۔ تب میں اسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ لگ گیا ہے۔ کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ تو جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ہمیں تو پہلے سے ہی معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طور سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں۔ جب میں نے دیکھا کہ ان کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ تو میں نے مکان پر واپس آکر دو تین دن میں تمام دلائل کو جمع کیا۔ اور حضرت میاں صاحب کے پسر موعود ہونے پر چودہ قرائن لکھے۔ چودھواں قرینہ (جو دراصل بڑا بھاری ثبوت ہے لیکن میں نے اس وقت قرینہ ہی لکھا تھا۔) اس بارے میں یہ تھا۔ کہ خلیفۃ المسیح کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ اور اس قرینہ میں میں نے پہلے اپنے الفاظ لکھے۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے مذکورہ بالا الفاظ لکھے جو میری بات کے جواب میں فرمائے تھے۔ اس کے لکھنے کے بعد میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح کی تصدیق اپنے ہاتھ سے ہوجائے۔ تو بہتر ہے۔ تب میں وہ تحریر جو فلسکیپ کاغذ کے چار ورقوں پر تھی۔ ان کی خدمت میں لے گیا۔ اور عرض کیا۔ کہ اس کو پڑھیئے۔ انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے جب قرینہ چہاردہم پر پہنچے۔ تو میں نے عرض کی۔ حضور نے اس دن یہ الفاظ فرمائے تھے۔ فرمایا ہاں میں نے عرض کی کہ حضور اپنے ہاتھ سے اپنی تصدیق اس پر کردیں۔ تب آپ نے اپنے ہاتھ سے اس پر تصدیق کردی۔

دوسرے دن ۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء کو شام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں پاؤں سہلانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بغیر کسی گفتگو اور تذکرہ کے خود بخود فرمایا۔ کہ ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا۔ جب مخالفت ہو اس وقت شائع کرنا۔ میں نے عرض کیا بہت بہتر۔

اب ذیل میں میں وہ قرینہ چہاردہم اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تصدیقی الفاظ پیش کرتا ہوں۔

اس تحریر کا عکس پیر صاحب موصوف نے اپنے رسالہ پسر موعود کے ساتھ اختلاف کے وقت شائع کرادیا۔ اور یہ سارا مضمون معہ تصدیقی عکس کے تشحیذ الاذہان بابت ماہ مئی ۱۹۱۴ء میں بھی شائع ہوچکا ہے۔ جو صاحب چاہیں وہاں سے دیکھ لیں۔ بہرحال وہ چودھواں قرینہ مع تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

اس تحریر سے تین دن پہلے ۸ ستمبر کو میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا۔ مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ مل گیا ہے۔ کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ تو جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں۔

اس پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اپنے قلم سے لکھا۔ یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔ نورالدین ۱۱ ستمبر ۱۳ء

اب اس شہادت کے ہوتے ہوئے مصری صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو مصلح موعود قرار دینے کا خیال اختلاف کے بعد ایک دو آدمیوں کے دماغ میں آیا کیونکر درست ہوسکتا ہے۔ مصری صاحب اس شہادت سے خوب واقف ہیں گے۔ مگر انہوں نے عمداً حق پوشی سے کام لیتے ہوئے اس شہادت کو چھپا کر ایک خطرناک فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ پس حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ خیال اختلاف کے بعد پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ یہی عقیدہ مصری صاحب کے اور ہمارے پیرو مرشد حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا اس اختلاف سے پہلے کا تھا۔ اور یہ امر بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول جانتے تھے۔ کہ آپ کی وفات کے بعد اختلاف ہوگا۔ اور اس عقیدہ کی اشاعت کی اس وقت ضرورت پیش آئے گی۔

پس جن علمائے کرام نے اختلاف پیدا ہونے پر اس عقیدہ پر ٹریکٹ پر ٹریکٹ لکھے ہیں۔ انہوں نے اپنے مرشد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عقیدہ کی اشاعت کی ہے۔ اور ان کی ہدایت پر عمل فرمایا ہے۔ کوئی جرم نہیں کیا۔

باقی رہا یہ خیال کہ سلسلہ احمدیہ کے اکثر علماء پہلے بھی اور اس وقت بھی اس خیال کو صحیح نہیں سمجھتے۔ یہ دُوسری غلط بیانی ہے۔ جو مصری صاحب نے دیدہ دانستہ کی۔ مصری صاحب اگر سچے ہیں۔ تو ان اکثر علماء کے نام پیش کریں جو اس عقیدہ کے خلاف ہیں۔ پہلے ان سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ ان دہریوں کے نام لو۔ جو بقول آپ کے جماعت میں موجود ہیں۔ مگر مصری صاحب اس وقت سے اب تک خاموش ہیں۔ اور جماعت میں سے ایک بھی دہری کا ثبوت نہیں دے سکے۔ اب انہوں نے ایک اور نیا دعوےٰ کیا ہے۔ مگر مجھے امید ہے کہ وُہ اس کا بھی ہرگز کوئی ثبوت نہیں دے سکتے۔

خاکسار۔ قاضی محمد نذیر لائلپوری از قادیان

موجودہ وید الہامی نہیں بلکہ رشیوں کی تصنیف ہیں

ویدوں کے متعلق مختلف قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں۔ سوامی دیانند جی اور آریہ سماجی یہ کہتے ہیں کہ چاروں وید ایشوری گیان ہیں۔ اور یہ چاروں اگنی وایو۔ آدتیہ۔ انگرا نامی رشیوں پر ابتدائے عالم میں نازل ہوئے۔ اس کے بالمقابل عام ہندو یہ عقیدہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ دنیا کے ابتدا میں چار مُنہ والے رشی برہما سے ظاہر ہوئے ہیں لیکن ان دونوں کے خلاف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ رائے ظاہر فرمائی ہے: کہ موجودہ ویدوں میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو چکا ہے۔ یہ مختلف رشیوں کی مختلف اوقات کی تصنیف ہیں۔ اور یہ وہ رشی ہیں۔ جن کے نام منتروں کے اوپر درج ہیں (مباحث احمدیہ)

ویدوں کے متعلق یہ تین قسم کے خیالات ہیں۔ ان میں کونسا خیال راستی اور حقیقت پر مبنی ہے؟ اس کے متعلق اپنی طرف سے کچھ نہ کہتے ہوئے ذیل میں آریہ سماج کی مشہور درسگاہ مہاودیالہ جوالہ پور کے فاضل و ودوان پنڈت بدری دت جوشی کے ایک محققانہ مضمون کو اردو کا لباس پہنا کر پیش کیا جاتا ہے یہ فاضلانہ مضمون کچھ عرصہ ہوا۔ صوبہ بہار کے مشہور ہندی رسالہ "گنگا" میں شائع ہو چکا ہے۔ لکھا ہے:۔ "وید کب اور کس کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ اس کے متعلق وِدوانوں میں بڑا اختلاف ہے۔ اور ویدوں کے ظہور کے متعلق تین قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں۔ (۱) بعض (آریہ سماجی) کہتے ہیں۔ کہ دنیا کے آغاز میں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرا نامی چار رشی ہوئے ہیں۔ انکے ذریعہ ویدوں کا ظہور ہوا (۲) بعض (سناتن دھرمی) کہتے ہیں کہ دنیا کے شروع میں چار منہ والے برہما کے ذریعہ ظاہر ہوئے انکے چاروں مکھوں سے چاروں وید ظاہر ہوئے (۳) بعض (جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام) یہ مانتے ہیں

کہ ویدوں کے منتر مختلف وقتوں میں مختلف رشیوں نے تصنیف کئے۔ جو پہلے منتشر حالت میں تھے۔ انکو بعد میں وید ویاس رشی نے موجودہ صورت دے دی۔

ان میں سے پہلا عقیدہ بالکل بے بنیاد نظر آتا ہے۔ کیونکہ اگنی۔ وایو نامی کوئی رشی ہوئے ہی نہیں ہیں۔ اگر انکا وجود پایا جاتا تو ویدک لٹریچر میں انکا ذکر ضرور ہوتا۔ ہاں اگنی وایو۔ آدتیہ تین دیوتا ضرور ہیں۔ ان کے ذکر سے کئی منتر اور سوکت بھرے پڑے ہیں۔ اور انکو رشی کہنا ویدک لٹریچر سے اپنی ناواقفیت ظاہر کرنا ہے۔ ممکن ہے کہ اس موقعہ پر کوئی یہ کہہ دے۔ اگنیر وی رگوید و جائیے۔ وایور یجر وید۔ سوریات سام وید۔ وغیرہ شت پت برہمن کا قول ہے۔ اور اگنی وایو روی بھیتستو تریم برہم سناتنم۔ دو دوہے یگیہ سدھی ارتھم رگ یجو سام لکشنم وغیرہ منو کا قول ہے انکے کیا معنی ہیں۔ سو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگنی سے رگ وید ظاہر ہوتا ہے نہ یہ کہ اگنی کوئی رشی تھا جس نے رگوید ظاہر کیا۔ وایو رشی نے یجر وید کو سوریہ رشی نے سام وید کو ظاہر کیا ان دونو اقوال کا مطلب یہ ہے کہ رگوید میں زیادہ تر اگنی دیوتا کا ذکر ہے۔ اور وہ اگنی سوکت سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے اسکی پیدائش اگنی سے بتلائی گئی ہے۔ دنیا میں بھی جیسے کہا جاتا ہے "اُدبھیو انم جائیتے۔ یعنی پانی سے اناج پیدا ہوا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ پانی اناج کو بناتا ہے۔ اسی طرح منتر یا سوکت چاہے کسی رشی کا بنایا ہوا ہو۔ اگنی دیٗی وتیہ وایو دیٗی وتیہ۔ یا سوریہ دیئی وتیہ ہوگا (یعنی ان میں اگنی۔ وایو۔ سوریہ کا تذکرہ ہوگا)

جن لوگوں نے اگنی۔ وایو وغیرہ لفظوں سے رشی مراد لئے ہیں وہ ان کا صحیح مفہوم نہ سمجھ کر مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

باقی رہے دوسرے خیالات والے (سناتن دھرمی) جو کہتے ہیں۔ کہ دنیا کے آغاز میں برہما ہوئے۔ جنہوں نے چاروں ویدوں کو ظاہر کیا۔ اول تو دنیا کا آغاز کب ہوا۔ اس میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ بہت سے ودوان دنیا کو ازلی سمجھتے ہیں۔ جس سے انسانی دنیا کا آغاز ہوا۔ اگر اسی کو دنیا کا شروع مان لیا جائے۔ تو شروع سے کسی انسان کا ایسی باقاعدہ زبان میں دعائیں کرنا قطعی ناممکن ہے۔ کیونکہ کرمک وکاش (ارتقا) ساری دنیا میں نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ ویدوں کی مختلف طرز تحریر دیکھنے سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک زمانہ میں ایک شخص خواہ وہ دیوتا ہو یا رشی ہی کیوں نہ ہو تصنیف نہیں کر سکتا۔ رگوید کے پہلے یا دوسرے منڈل (باب) سے نویں اور دسویں منڈل کی تصنیف مختلف طرز کی ہے۔ یجر وید کی گدیہ (نثری) عبارت میں تو بہت ہی نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ اور سام وید کی گیتی (نظم) تو بہت ہی عجیب ہے۔ اتھر و وید کی تصنیف میں تو پرانوں کے استعاروں کا بھی آبھاس (عکس) پایا جاتا ہے ان وجوہ کی بنا پر دوسرے سناتن دھرمی خیال کی تائید بھی نہیں کی جاسکتی۔

ہاں اگر اس خیال کو استعارے کے طور پر مان لیا جائے تو ہمارا کوئی حرج نہیں۔ پرانوں میں ایشور کی تین طاقتوں کا ذکر برہما وشنو۔ رُدّر کی صورت میں کیا گیا ہے یعنے پیدا کرنے کی طاقت کا نام برہما ہے پالک (پرورش کرنے والی) طاقت کا نام وشنو ہے۔ سنہارک (فنا کرنے والی طاقت کا نام) رُدّر ہے۔ ان ہر سہ طاقتوں کو تین شخصیتوں کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ حقیقت میں تین شخصیتیں نہیں ہیں۔ بلکہ تین طاقتیں ہیں طاقت (صفت) سُوکشم (لطیف) ہوتی ہے۔ جس کو عالم ہی سمجھ سکتے ہیں۔ پرانوں میں لطیف چیزوں کا ذکر شخصیتوں کے رنگ میں کیا گیا ہے اس کے مطابق برہما بھی کوئی شخصیت نہیں۔ آغاز دنیا میں برہما (ایشور) کو بڑھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ انکو اہم بہو سیام (ایک سے بہت ہو جاؤں) اسی صفت کے اظہار کا نام برہما ہے۔ اس لئے دوسرا عقیدہ ہماری نگاہ میں کالپنک (خیالی، فرضی) ہے۔

باقی رہا تیسرا خیال کہ ویدوں کو مختلف زمانوں میں مختلف رشیوں نے تصنیف کیا ہے۔ سو ہماری نگاہ میں یہ عقیدہ مدلل۔ معقول۔ اور ویدک لٹریچر کے جاننے والوں سے مؤید ہے۔ موجودہ ویدوں کے رشیوں کی تصنیف ہونے میں بہت سے ثبوت موجود ہیں (رگ وید۔ اشٹک ۸ ادھیائے ۲۔ سوکت ۲۳۔ منتر ۲) کے معنی یہ ہیں کہ چھلنی سے صاف کئے ہوئے ستوؤں کی طرح جہاں دھیر اگ (دانشمند) دل سے بانی (کلام) کو پوتر (پاک) کرتے ہیں۔ وہاں میتر (دوست) لوگ دوستی کو حاصل کرتے ہیں۔ جن کے کلام میں یہ بھدر لکشمی ہوتی ہے۔ یہاں لفظ "دھیرا" جمع کے صیغہ میں استعمال ہوا ہے۔ جو ثابت کر رہا ہے۔ کہ رشی لوگ دل سے کلام کو پاک کر کے وید منتر بناتے ہیں۔ رگوید کے ہی ایک منتر کا مفہوم ہے "جو اگنی پہلے رشیوں سے پوجا گیا اور نئے رشیوں سے بھی۔ وہ دیوتاؤں کو یہاں لاتا ہے (رگ وید ۱۔۱۔۲)"

اسکے علاوہ یجر وید (ادھیائے ۱۹ منتر ۱۰) میں بھی ہے کہ ہم دھیروں (دانشمندوں) سے ایسا سنتے ہیں جو ہم کو اپدیش کر گئے۔" وغیرہ ویدوں کے شت شتہ (سینکڑوں) منتر ہیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وید منتر نہ تو کسی ایک زمانہ کی تصنیف ہیں اور نہ ہی کسی خاص شخص کی بلکہ یہ مختلف زمانوں میں مختلف رشیوں کے ذریعہ بنائے گئے۔ اسکے علاوہ موجودہ ویدوں میں جو ہر ایک منتر کے اوپر دیوتا رشی اور چھند (شعر کا وزن) لکھنے کا دستور چلا آتا ہے اسکے مطابق ہر ایک منتر یا سوکت کے بنانے والا جو رشی ہے۔ اسی کا نام اس منتر کے اوپر لکھا جاتا ہے اسکا کیا مطلب ہے؟

منتروں کو جو لوگ وکٹ سمتیا (معمہ) بنانا چاہتے ہیں وہ اسکا جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ رشی منتروں کے "کرتا" (مصنف) نہیں بلکہ درشٹا (دیکھنے یا سمجھنے والے) ہیں۔ ان سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ کیا مصنفوں میں دیکھنے یا سمجھنے کی صفت نہیں ہوتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں تناسخ کا عقیدہ پیدا کرنے کا غلط الزام

چند دنوں سے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ایک سلسلہ مضامین پیغام صلح میں شروع کر رکھا ہے جس میں وہ قدم قدم پر کذب و افترا، تمسخر و استہزاء کا دل کھول کر مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ان کے مضمون کا عنوان ہے "حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محمود کی رقابت کی مثالیں"۔ اور چوتھی مثال کی سرخی ہے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کو عین بنا کر اسلام میں عقیدہ تناسخ پیدا کر دیا"۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ تحریر سراسر جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام پر ناروا الزام ہے۔ اگر بروزی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عین کہنا تناسخ ہے تو اس کے قائل حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ جنہوں نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۷ پر تحریر فرمایا ہے۔

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعث آخرین منہم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا۔ جو خلق اور خو۔ اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کا مشابہ تھا اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا۔ تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا۔"

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب یہ حوالہ پڑھ کر اور انصاف سے کام لیتے ہوئے بتائیں۔ کہ عقیدہ تناسخ کا جماعت میں پیدا کرنے کا الزام کس پر عائد ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یا جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام علیہ السلام پر۔ بات دراصل یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب عبارت میں کتر و بیونت کرتے وقت خوف خدا کو قطعاً مد نظر نہیں رکھتے۔ انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دو حوالے نقل کئے ہیں۔

ایک اخبار الحکم ۲۱ کا جو میرے پاس اس وقت نہیں (۱۹۱۴ء)۔ دوسرا حوالہ ذکر الٰہی ص ۳۲ کا نقل کیا ہے۔ جب میں نے ذکر الٰہی کا یہ صفحہ نکالا۔ تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اور دل نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب اس قدر دھوکہ دہی سے کام لیتے ہیں کہ جس کی حد نہیں۔

ڈاکٹر صاحب جو الزام اب اگست ۴۰ء میں لگا رہے ہیں۔ وہی ۱۹۱۶ء میں بھی لگایا گیا تھا۔ اور اسی الزام کا جواب دیتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے دسمبر ۱۶ء میں تقریر فرمائی تھی۔ ڈاکٹر صاحب اب اسی تقریر پر معترض ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اپنے اعتراض کو واپس لے لیتے۔ مگر افسوس کہ مغالطہ دہی کے لئے اسے از سر نو پیش کر دیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے ذکر الٰہی میں فرماتے ہیں۔

"پہلی بات میری طرف یہ منسوب کی جاتی ہے۔ کہ میں مسیح موعود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر سمجھتا ہوں" اور پھر اس الزام کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اس میں شک نہیں۔ کہ ظلیت کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات آگئے ہیں۔ مگر درجہ کے لحاظ سے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر کہنا میں کفر سمجھتا ہوں"۔ پھر فرماتے ہیں۔

"ہم اگر آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل ظل اور بروز مانتے ہیں۔ تو ساتھ ہی یہ بھی یقین اور عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آپ کا تعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے خادم اور غلام کا ہے۔ ہاں یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہوا تھا۔ وہی حضرت مسیح موعود نے ہمیں دکھایا۔ اس لحاظ سے برابر بھی کہا جا سکتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان اور درجہ ایک ہے۔ بلکہ شاگرد اور استاد آقا اور غلام کی نسبت ہے۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی کامل اتباع اور پوری پیروی سے ایسے صاف ہو گئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام کمالات اپنے اندر اخذ کر لئے۔ (ص ۱۹) اور پھر ص ۲۰ پر آپ فرماتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل مظہر تھے۔ آپ کو عین محمد لکھا گیا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور آپ عین محمد بن گئے۔ بلکہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جو خوبیاں تھیں۔ وہی کامل اطاعت اور فرمانبرداری سے آپ میں آگئیں"۔

ان بین تصریحات کے ہوتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے جو الزام تناسخ کا لگایا ہے۔ اس کے متعلق میں کیا کہوں اللہ تعالے ان لوگوں پر رحم کرے۔ اور ان کی آنکھیں کھولے۔ ڈاکٹر صاحب نے جو تعریف تناسخ کی بیان کی ہے۔ وہ بھی گول مول ہے۔ ہندوؤں اور آریوں کے نزدیک تناسخ یا آواگون کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ گذشتہ روحیں دوسرے قالبوں میں حلول کرتی رہتی ہیں۔ نہ یہ کہ کسی گذشتہ شخصیت کے صفات اور کمالات کسی دوسری روح میں پیدا ہو جانے کا نام تناسخ ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے صفات اور کمالات کے انتقال کا نام تناسخ رکھ دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اگرچہ میں نے بہت سی کتابوں میں تشریح کر دی ہے۔ کہ میری طرف سے یہ دعویٰ کہ میں عیسیٰ مسیح ہوں۔ اور نیز محمد مہدی ہوں اس خیال پر مبنی نہیں ہے۔ کہ میں درحقیقت حضرت عیسیٰؑ اور نیز درحقیقت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ مگر پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے غور سے میری کتابیں نہیں دیکھیں وہ اس شبہ میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ گویا میں نے تناسخ کے طور پر اس دعویٰ کو پیش کیا ہے اور گویا میں اس بات کا مدعی ہوں کہ سچ مچ ان دو بزرگ نبیوں کی روحیں میرے اندر حلول کر گئی ہیں"۔ (ضمیمہ رسالہ جہاد)

ڈاکٹر صاحب جب تک جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کا عقیدہ تناسخ کی اس تعریف کے مطابق ثابت نہ کر دیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا حوالہ میں فرمائی ہے تب تک ہم پر عقیدہ تناسخ کے اختیار کرنے کا الزام محض جھوٹ اور افترا ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ

اگر سمجھنے اور دیکھنے والا مصنف نہ ہوتا تو کیا نہ دیکھنے اور سمجھنے والا مصنف ہوگا جو اس مضمون کو سمجھا ہی نہیں وہ اس کا ذکر ہی کیسے کر سکتا ہے۔ پھر ایتریہ براہمن میں رشی کو منتر کرت (منتر بنانے والا) صاف طور پر لکھا ہے۔ "نرکت" میں سینکڑوں منتر کرت رشیوں کے نام آتے ہیں۔ آپت (مقدس) رشیوں نے ویدوں کو بنایا۔ اسی لئے وید آرش کہلاتے ہیں اردو اور سنسکرت کے مشہور شاعر کالیداس کے زمانہ میں بھی منتر رشی کرت رشیوں کی تصنیف ہی سمجھے جاتے تھے۔ راجہ دلیپ وششٹھ رشی سے کہتے ہیں۔ مجھ سے ہی شترؤں (دشمن) کو ناش کرنے والے تجھ منتر کرت کے منتروں سے نشانہ باندھنے والے تیرے بان (تیر) بیکار ہو جاتے ہیں (رگھو ونش مصنفہ کالیداس)

اگرچہ مضمون کے طویل ہو جانے کے ڈر سے ہم نے مزید حوالے دینے سے احتراز کیا ہے۔ تاہم ایک ثبوت "نرکت" کے مصنف یاسک رشی کا پیش کر کے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ دیکھئے اس میں کس قدر وضاحت سے منتروں کا رشی کرت ہونا دکھلایا گیا ہے۔ یعنی دھرم کو ساکھشات کرنے والے رشی سمجھنے والے رشی لوگ ہوئے انہوں نے اپنے سے کمتر لوگوں کے لئے کہ جنہوں نے دھرم کو ساکھشات نہیں کیا تھا۔ اپدیش کے ذریعہ منتر دیئے۔ اپدیش سے گلانی (سبب پریشانی) کرتے ہوئے دوسرے لوگوں نے رہسیہ (رموز) جاننے کے لئے نگھنٹو۔ وید اور وید انگ کو پڑھا" "نرکت" کی اس گواہی کے ہوتے ہوئے۔ کون یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ کہ وید رشی کرت نہیں ہیں۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے زمانہ کا معلوم نہیں کہ فلاں وقت فلاں دریا فلاں منڈل یا سوکت بنا ہے۔ اس وقت ہمارے لئے ناممکن ہے۔ لیکن کسی کتاب کے مصنف یا زمانہ تصنیف کا پتہ نہ ہونے سے وہ کتاب غیر انسانی تصنیف ہو جائے یہ کبھی نہیں ہو سکتا

محمد صدیق دریا ساگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال ششم کے وعدے پورے کرنیوالوں کی فہرست دعا کیلئے پیش کردیگئی

قادیان یکم ستمبر۔ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے تحریک جدید سال ششم کی قربانیوں میں حصہ لینے والے وہ مجاہد جو اپنے وعدے ۱۴۔ اگست سے یکم ستمبر ۱۹۴۰ء تک سو فیصدی پورا کر چکے ہیں۔ خواہ وہ ہندوستان کے ہیں یا بیرون ہند کے۔ ان کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور آج چار بجکر پچاس منٹ پر دعا کے لئے پیش کی گئی۔ اللہ تعالےٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا کرے۔ تحریک جدید نے ان احباب کیلئے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے دعا کی درخواست کی ہے۔ جو یکم ستمبر تک اپنا وعدہ پورا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر سخت روکوں نے انکو کامیاب نہ ہونے دیا۔

اللہ تعالےٰ ان سب دوستوں پر افضال کی بارش برسائے۔ اور وہ جو باوجود کوشش کے ادا کرنیکی توفیق نہیں پاسکے۔ ان کو ماہ ستمبر میں ادا کرنے کی توفیق دے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

بنکوں کے سود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ

قواعد ڈاکخانہ کے ماتحت سیونگ بنک میں اور اسی طرح دوسرے بنکوں میں روپیہ جمع کروانے والوں کو جمع کردہ روپیہ پر سود دیا جاتا ہے۔ چونکہ سودی روپیہ کا استعمال شرعاً حرام ہے۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسا روپیہ کہاں خرچ کیا جائے۔ سو احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسی رقوم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ یہ رقوم اپنی ذات متعلقین۔ ہمسایوں اور مساکین پر خرچ کرنا حرام ہے۔ البتہ ایسا روپیہ اشاعت اسلام پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فتویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ایسے احباب کو جو سیونگ بنک یا دوسرے بنکوں میں روپیہ جمع کراتے ہیں۔ چاہئے کہ جو رقم انہیں اپنے جمع کردہ روپیہ پر بنکوں سے ملے۔ اسے مقررہ نظام کے ماتحت اشاعت اسلام کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دیا کریں۔ یہ مدنظر رہے۔ کہ اشاعت اسلام مرکزی مد ہے۔ اس لئے اس مد کا روپیہ مرکز میں ہی آنا چاہئے۔ اپنے طور پر خرچ کرنا درست نہیں

ناظر بیت المال

تعمیر عمارت

قادیان میں تعمیر عمارت کا کام جنرل سروس کمپنی ایک تجربہ کار اوورسیر کی زیر نگرانی کرا رہی ہے۔ شرائط تعمیر چھپی ہوئی ہیں۔ خواہشمند احباب شرائط منگوا کر فیصلہ کریں۔

مینیجر جنرل سروس کمپنی

چوتھائی قیمت

بچے سے بوڑھے تک کہانی شوق سے سنتے ہیں علیٰ دین الناس السبھی اکی فطرت انسانی کے مطابق تمام مذہبی کتابوں میں افسانے ہیں قرآن شریف بھی احسن القصص ہے۔ جن سینما دیکھنے ناول پڑھنے ریڈیو سننے والوں کو مذہبی کتابیں پڑھنے کی فرصت نہیں ان کو کتاب خاتم النبیین نہایت دلچسپ افسانہ کہکر دیدیجئے۔ اس کتاب کو ختم کئے بغیر ہاتھ سے نہیں رکھ سکیں گے اسی وجہ سے احمدی اکابرین اس کتاب کو نہایت موثر تبلیغ کا طریقہ تسلیم کر چکے ہیں۔ کیونکہ یہ کتاب غیر احمدی میں احمدیت کا انجکشن کر دیتی ہے۔ اب اس دلچسپ طریقہ سے ہر شخص کو تبلیغ کرنے کی خاطر سات سو صفحہ کی کتاب کی قیمت چار روپے کے بجائے ایک روپیہ کر دی ہے۔ تاکہ جس کو تبلیغ کرنے کی بالکل فرصت نہیں وہ بھی تبلیغ کے اہم فرائض کو ادا کر سکے۔

منیجر بک سنٹر عابد منزل بلیماران دہلی

نقشہ ماحول قادیان

کیا آپ نقشہ ماحول قادیان خرید چکے ہیں؟ اگر نہیں تو فوراً خرید لیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ یہ نقشہ ایک تاریخی یادگار ہے۔ جس سے مرکز احمدیت کے موجودہ ماحول کا صحیح صحیح علم حاصل ہوتا ہے۔ اور مرکز سلسلہ کے خطرات اور ترقی کے مواقع ہر دو چشم بصیرت کے سامنے عیاں ہوکر آجاتے ہیں۔ یہ نقشہ تبلیغی تربیتی اور تنظیمی ضروریات کیلئے یکساں مفید ہونے کے علاوہ قادیان کے گردونواح میں خرید اراضیات کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ قیمت مجلد چھ آنے۔ غیر مجلد تین آنے۔

ملنے کا پتہ:- (۱) جنرل سروس کمپنی قادیان (۲) سلطان برادرز قادیان

فقط المعلن خاکسار:- **مرزا بشیر احمد** ۲۰/۸/۴۰

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہوکر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصول ڈاک علاوہ

المشتہر:- حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۳۱ اگست حکومت ہند نے ایک اعلان کے ذریعہ خاکساروں سے وہ پابندیاں دور کر دی ہیں۔ جو ۲۰ مارچ کو لگائی گئی تھیں۔ اور جن کے رو سے اس مجلس کو خلاف قانون قرار دیا گیا تھا۔ پنجاب گورنمنٹ نے بھی اس کے متعلق اپنا حکم واپس لے لیا ہے۔ خاکسار لیڈروں نے حکومت کو یقین دلا دیا ہے کہ وہ آئندہ قانون شکنی نہیں کریں گے۔

الہ آباد ۳۱ اگست یوپی کانگرس کے سیوا دل کے ڈائرکٹر پنڈت کیشو دیو مالویہ ان کے ایک اسسٹنٹ اور دو والنٹیروں کو احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پریڈ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ ڈسٹرکٹ کانگرس نے "وار کونسل" قائم کر دی ہے۔ اور ایک کے بعد دوسرے سکرٹری کے گرفتار ہونے کا فیصلہ کیا ہے

لنڈن ۳۱ اگست آج چار مرتبہ جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر حملے کئے۔ ۷۰۰ طیاروں نے ان حملوں میں حصہ لیا۔ شہر کے ایک حصہ پر بمباری سے بعض لوگ ہلاک و زخمی ہوئے۔ چند عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ کل کے حملوں میں ۶۲ جرمن جہاز گرائے گئے۔ حملے پونے سات گھنٹہ تک ہوتے رہے۔

نیو یارک سے ایک اطلاع شائع ہوئی تھی۔ کہ جرمنی کا مارشل گورنگ ایک ہوائی جہاز میں لنڈن پر پرواز کر رہا تھا کہ اس کا جہاز گر گیا۔ اور وہ مر گیا۔ برلن سے اس خبر کی پر زور تردید کی گئی ہے۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے بھی اسے ناممکن قرار دیا ہے

معلوم ہوا ہے۔ کہ یونان اور اٹلی میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ اٹلی کی طرف سے مسلسل دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

برلن پر رائل ایر فورس کے طیاروں کے حملے شدید سے شدید تر ہوتے جا رہے ہیں۔ کل رات انہوں نے بمباری کر کے تیل کے کئی کارخانوں اور ہوائی اڈوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ دو بازار بمباری سے بالکل تباہ ہو گئے۔ دشمن کے بحری جہازوں پر ایک ہزار فٹ کی بلندی سے بم گرائے گئے۔

شملہ ۳۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ موجودہ وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو کے عہدہ کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کی جائیگی۔ موجودہ میعاد اپریل ۱۹۴۱ء میں ختم ہوتی ہے پہلے وہ توسیع پر آمادہ نہ تھے لیکن اب بین الاقوامی حالات سے متاثر ہونے کی وجہ سے امید ہے وہ مان جائیں گے۔

شملہ ۳۱ اگست نئی دہلی کی تعمیر کے وقت حکومت نے تیس ہزار روپیہ مسلمانوں کو ہرجانہ کے طور پر دیا تھا جو اب تک دیوانی عدالت میں بطور امانت جمع تھا۔ اب مرکزی اسمبلی کے مسلم ممبروں کی تجویز پر اسے مسلمانوں کے حوالہ اسمبلی ہال کے نزدیک ایک مسجد کی تعمیر کے لئے کر دینے کی غرض سے مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حکومت کی طرف سے ایک بل پیش ہوگا۔

شملہ ۳۱ اگست وائسرائے ہند نے ہندوستان کے تمام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اہل برطانیہ کے ساتھ شامل ہو کر ۸ ستمبر کو قومی دعا کا دن منائیں۔

الزبتھ ولا ۳۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ بلجین کانگو نے بھی فرانس کے جنرل ڈیگال کے ساتھ مل کر جد و جہد آزادی کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چونکہ گورنر اس کے خلاف تھا۔ اسے باغیوں نے گرفتار کر لیا ہے۔

برلن ۳۱ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی کے ہوائی جہازوں نے ایک آئرش جہاز پر جو بمباری کی تھی۔ اس کے سلسلہ میں جرمن گورنمنٹ نے آئرلینڈ سے معافی مانگ لی ہے

واشنگٹن ۳۱ اگست امریکہ کے ڈیفنس پر پانچ ارب ڈالر خرچ کرنے کے متعلق سینٹ نے اپنی منظوری دیدی ہے

لنڈن ۳۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ شب جب جرمن طیاروں نے حملے کئے۔ تو "ففتھ کالم" کے بعض لوگوں نے نازی ہوابازوں کی راہنمائی کے لئے کئی جگہ آگ روشن کر دی۔ ایک بہت بڑی عمارت سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔ کہ پولیس نے چھاپہ مار کر ایک شخص کو گرفتار کر لیا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ پولینڈ کے جرمن علاقہ میں جرمن دھڑا دھڑ آباد کئے جا رہے ہیں۔ اور شہروں کے بازاروں کے نام بدل کر نازی لیڈروں کے نام پر رکھے جا رہے ہیں۔

برطانی پارلیمنٹ کے ممبر مسٹر سورنسین نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر ہم جمہوریت کی حفاظت کے لئے یہ جنگ لڑ رہے ہیں۔ تو جمہوری اصول کا اطلاق ہندوستان پر بھی ہونا چاہئیے۔ اس طرح گو مغرب میں جمہوریت ختم ہو رہی ہے لیکن مشرق میں اس کی ترقی کا رستہ کھل جائیگا

برطانیہ پر جرمنی کے ہوائی حملوں کی ناکامی سے یہ قیاس مضبوط ہوتا جا رہا ہے کہ جرمنی گرین لینڈ پر قبضہ کی کوشش کرے گا۔ یہ ڈنمارک کے ماتحت دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ ہے جس کا رقبہ گو آٹھ لاکھ ۳۰ ہزار مربع میل ہے مگر آبادی صرف پندرہ ہزار ہے۔

شملہ ۳۱ اگست صدر کانگرس مولانا آزاد اور وائسرائے ہند کے مابین خط و کتابت شائع ہو گئی ہے وائسرائے نے حال میں جو اعلان کیا۔ اس کی ایک کاپی قبل از وقت بھیج کر مولانا سے یہ توقع ظاہر کی تھی۔ کہ کانگرس ایگزیکٹو کونسل میں اپنے نمائندے بھیجے۔ مولانا کے دریافت کرنے پر وائسرائے نے لکھا کہ گفتگو اس کے دائرہ کے اندر رہ کر ہو سکتی ہے۔ اس پر مولانا نے کہا کہ اس پیشکش سے چونکہ کانگرس کا کوئی بھی مطالبہ پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اسے منظور نہیں کر سکتی۔

لنڈن ۳۱ اگست بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ایک برطانی آبدوز غرق ہونے سے اس کے ۵۵ جہازی بھی ڈوب گئے ہیں۔

مسولینی نے شام میں ایک فوجی مشن روانہ کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ عربوں میں بغاوت پیدا کی جائے۔ شام کا فرانسیسی ہائی کمشنر پہلے سے برطانیہ کے خلاف ہے۔

زیورچ ۳۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ اب جرمنی سے کسی جرمن کو ملک کے کسی دوسرے حصہ میں جانے کی اجازت نہیں۔ اور نہ ہی وہ کسی سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ مبصرین کی رائے ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ برطانی طیاروں نے رور اور رائن لینڈ میں جو تباہ کاری کی ہے۔ اس کی خبریں ملک کے دوسرے حصوں میں نہ پہنچ سکیں۔

نیو یارک ۳۱ اگست امریکہ کے ماہرین کا یہ بھی خیال ہے کہ اس سال ہٹلر برطانیہ پر حملہ نہیں کریگا۔ وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ جتنا عرصہ ممکن ہو لوگوں کو ہوائی حملوں سے پریشان رکھے اور ان کی نیند حرام کر دے۔

ڈبلن ۳۱ اگست آئرش گورنمنٹ نے یہ حکم دیا ہے کہ آئرلینڈ کا کوئی باشندہ ملک سے باہر نہیں جا سکتا۔ تاوقتیکہ حکام کو یقین نہ ہو جائے۔ کہ اس کے سوا چارہ نہیں۔

لنڈن ۳۱ اگست افریقہ کے جن فرانسیسی علاقوں میں بغاوت ہوئی ہے ان کے لئے جنرل ڈیگال نے اپنے افسر مقرر کر دیئے ہیں۔ جو وہاں پہنچ گئے ہیں

کیپ ٹاؤن ۳۱ اگست افریقن پارلیمنٹ میں جنرل ہرٹزوگ نے تحریک پیش کی۔ کہ جرمنی اور اٹلی سے صلح کے لئے فوری قدم اٹھایا جائے۔ کیونکہ اعلان جنگ نے اہل افریقہ پر مسرت کے دروازے بند کر دیئے ہیں جنرل سمٹس نے کہا کہ ہم آخر تک جنگ جاری رکھیں گے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

...LY
A... QADIAN.

ایڈیٹر: غلام نبی

قادیان دار الامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت

جلد ۲۸ | ۳ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش | ۲۹ رجب [illegible]ھ | ۳ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۰۰

جنگ یورپ کے عالمگیر جنگ میں تبدیل ہونے کے امکانات

یورپ کی ہلاکت آفرین اور تباہ کن جنگ کو شروع ہوئے پورا ایک سال گزر چکا ہے ۳۱ اگست ۱۹۳۹ء کو بارہ بجے شب جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کیا تھا۔ ہٹلر ڈنزگ اور پولش کاریڈور کا طالب تھا۔ اس مطالبہ پر تصادم سے جو شعلہ نمودار ہوا۔ اس نے ایک خوفناک آگ کی شکل اختیار کر لی۔ اور کئی ایسے ملکوں کو جو نہایت سکون اور یکسوئی کے ساتھ اپنی اندرونی ترقیات میں لگے ہوئے تھے۔ اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ کئی آزاد اقوام کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا۔ نہایت پر رونق آباد اور ایسے خوبصورت شہروں کو جنہیں محض دیکھنے کے لئے دور دراز سے لوگ جاتے تھے۔ راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔ آبادیاں اجاڑ دیں۔ اور دیہات تباہ کر دیئے۔ بڑے بڑے محلات اور قابل دید قصور چشم زدن میں پیوند خاک ہو گئے۔ عظیم الشان کارخانے مٹ گئے۔ کاروبار ختم ہو گئے۔ اور ہزاروں لاکھوں ایسے لوگ جو نہایت فراغت سے زندگی بسر کرتے تھے۔ آج نان شبینہ کے محتاج اور سر چھپانے کو جگہ کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ ایک سال کی تباہی ایسی ہولناک ہے جس کی تفصیل سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی گاڑھے پسینہ کی کمائی ان سے چھین کر نذر آتش کی جا رہی ہے اور ہلاکت خیز سامانوں کی صورت میں پھونکی جا رہی ہے۔ دنیا میں اقتصادی مشکلات نہایت پریشان کن صورت اختیار کر رہی ہیں۔ لوگوں کو کھانے کو نہیں ملتا۔ مالی تنگی نے ہر ملک اور ہر قوم کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ ایسی نازک گھڑیوں میں بھی روزانہ بے حساب روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ آپ روزانہ پڑھتے ہیں۔ کہ جرمن طیارے ہر روز برطانیہ پر سینکڑوں ہزاروں بم پھینک رہے ہیں اور ایک بم کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ ایک معمولی جنگی ہوائی جہاز کم سے کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ میں تیار ہوتا ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آغاز جنگ سے اس وقت تک صرف جرمنی کے کم سے کم ساڑھے تین ہزار ہوائی جہاز ضائع ہو چکے ہیں۔ پھر توپوں سے گولے پھینکے جاتے ہیں۔ سمندری لڑائیوں میں تارپیڈو پھینکے جاتے ہیں۔ ایک تارپیڈو پر بھی بیس پچیس ہزار روپیہ سے کم خرچ نہیں آتا۔ آب دوزیں غرق ہوتی ہیں۔ بحری جہاز جن میں سے ہر ایک کی قیمت کروڑوں تک پہنچتی ہے بے دریغ سمندر کی تہہ میں پہنچائے جا رہے ہیں۔ اور یہ سب کچھ روزانہ ہو رہا ہے ان تفاصیل پر اگر نظر ڈالی جائے تو بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ گزشتہ ایک سال میں اربوں ارب روپیہ غریبوں اور مفلسوں سے چھینا ہوا روپیہ آگ میں جھونکا اور سمندر میں غرق کیا جا چکا ہے۔

انسانی جانوں کا اتلاف اس کے علاوہ ہے۔ صرف فلانڈرس کی جنگ میں کم سے کم ۳۰ ہزار برطانوی سپاہ کام آئی۔ ڈنزگ کی آزادی کے تحفظ کے لئے یہ جنگ برطانیہ اور فرانس نے شروع کی تھی۔ لیکن گزشتہ ایک سال کے اندر اندر پولینڈ۔ ڈنمارک ناروے ہالینڈ۔ بلجیم۔ لکسمبرگ۔ فرانس ساحل فرانس کے برطانوی جزائر اور برطانوی سمالی لینڈ اپنی آزادی کھو چکے ہیں۔ اور فن لینڈ۔ لٹویا۔ استھونیا اور لتھوانیا کی آزادی گو براہ راست اس جنگ کی لپیٹ میں نہیں آئی۔ لیکن درحقیقت یہ بھی اسی جنگ کی کرشمہ سازیاں ہیں۔

ان ہولناک نتائج کے بعد اب انگلستان سے جنگ زوروں پر ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ نئے سال میں صورت حالات کیا ہو گی۔ اس کے علاوہ بعض اور علاقوں میں بھی سواد جنگ پک رہا ہے اور معلوم نہیں۔ کب پھوٹ پڑے۔ بسربیا کی سرحد پر روسی اور رومانوی افواج میں چھیڑ چھاڑ شروع ہے۔ ادھر رومانیہ کو کمزور دیکھ کر اور یہ دیکھ کر کہ روس بسربیا واپس لے چکا ہے۔ ہنگری۔ ٹرانسلوانیا کا علاقہ واپس مانگ رہا ہے۔ اور باوجودیکہ ٹرانسلوینیا کے باشندے ہنگری کی حکومت کے ماتحت جانا نہیں چاہتے۔ وہ اپنے مطالبہ پر اڑا ہوا ہے۔ بلغاریہ سے گو دوبرجا کے علاقہ کے بارہ میں ایک سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ لیکن دونوں ملکوں کی فضائیں بدستور گرد آلود ہیں۔ خود رومانیہ کے اندر اختلاف پیدا ہو چکا ہے۔ اور ان وجوہ کی بنا پر بلقان کے ممالک گویا دست و گریباں ہونے کو تیار بیٹھے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یونان کا آتش فشاں پہاڑ ہے جس کے اندر ہولناک لاوا جوش زن ہے اور پھوٹ بہنے کے لئے بے قرار ہے۔ اٹلی اس سے مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ اپنی بندرگاہیں اور ہوائی اڈے اس کے حوالے کر دے۔ لیکن یونان اس ذلت پر آمادہ نہیں۔

یورپ کے ان آتشکدوں کے علاوہ مشرق بعید میں بھی جنگ کے سامان فراہم ہوتے نظر آتے ہیں۔ جاپان چاہتا ہے۔ کہ چین کو زیر کرتا ہوا فرانسیسی ہند چینی کو پامال کر کے مشرقی ایشیا اور اس کے تمام ساحل پر تسلط جمائے۔ اور وہ اس کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین پر پوری شدت کے ساتھ حملہ آور ہو رہا ہے۔ اور ہند چینی پر حملہ کے لئے موزوں موقعہ کا منتظر ہے۔ اور اگر اس نے ایسا کیا تو یہاں ایک اور جنگ شروع ہو جائے گی۔ جس کی وسعت کے متعلق فی الحال کچھ کہنا مشکل ہے۔ جنوبی امریکہ اور جزائر غرب الہند میں بھی جنگ کے شدید امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ امریکہ اس کوشش میں ہے۔ کہ اس علاقہ کو جنگ کے اثرات سے بچائے رکھے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ اس میں کامیاب ہو سکیگا یا نہیں۔ آسٹریلیا برطانوی ایمپائر کا ایک حصہ ہے۔ مگر جاپان سے بہت قریب اور برطانیہ سے کاسے کوسوں دور۔ اور باوجودیکہ جاپان مشرق بعید میں برطانوی مفاد کی پامالی پر آمادہ ہے۔ اور برطانیہ کی جنگی مشکلات سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ آسٹریلیا نے اس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کر لئے ہیں۔ کینیڈا نے امریکہ کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ دفاعی بورڈ قائم کر لیا ہے۔ کیونکہ گو وہ برطانی ایمپائر کا اہم جزو ہے۔ لیکن برطانیہ سے بہت فاصلہ پر اور امریکہ سے قریب ہے۔ اور اب برطانیہ اپنی طاقت کو Centralise کرنا چاہتا ہے اور دور دراز کے علاقوں کے متعلق اپنی ذمہ واریوں سے سبکدوش ہو رہا ہے۔ چنانچہ شنگھائی سے اپنی افواج واپس بلا چکا ہے اور بحر الکاہل کے بعض جزائر کا ڈیفنس امریکہ کے حوالہ کر چکا ہے۔ سمالی لینڈ کا انخلاء بھی

دراصل اسی پالیسی کی ایک کڑی ہے۔

ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جنگ کا یہ نیا سال اپنے اندر کیسے کیسے انقلابات لائے گا۔ اور دنیا کا کون کون سا حصہ اس سے متاثر ہوگا۔ بظاہر تو ایسا نظر آتا ہے۔ کہ وہ جنگ جو گزشتہ ایک سال تک صرف یورپ کے بعض علاقوں تک محدود رہی۔ اس سال عالمگیر صورت اختیار کرنے گی۔ اور ہر جگہ آتش جنگ کے شعلے بھڑک اٹھیں گے۔ دنیا ایک ہیبتناک تباہی کے غار کے کنارے کھڑی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگ یورپ کی آگ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب سب کا نقشہ بدل کر رکھ دیگی۔

اس سیل تباہی سے بچنے کا وہی طریق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ توبہ کرو اور خدا تعالےٰ کے حضور جھکو۔ اس کی خشیت اور تقوےٰ دلوں میں پیدا کرو۔ پس جو لوگ آنے والے ایام کی تباہ کاریوں کو چشم تصور سے دیکھ سکتے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اس زمانہ کی نزاکت کا پورا پورا احساس کریں۔ اور دوسروں کو کرائیں۔ خود خدا تعالےٰ کے حضور جھکیں۔ اور دوسروں کو جھکائیں۔ اسی سے دعائیں کریں۔ اور اسی سے مدد مانگیں۔ تا وہ ان مصائب کو دور کر کے دنیا کیلئے امن کے سامان مہیا کرے۔ اور بنی نوع پر رحم کر کے ان مشکلات کو ہٹا دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

مضافات قادیان میں تبلیغ احمدیت

ایک ماہ میں دو سو ایک اشخاص نے بیعت کی

ماہ ظہور میں ۲۰۱ اشخاص نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے بیعت کی ہے۔ جن میں سے اکثر باعزت زمیندار ہیں۔ تین صاحب حیثیت نمبردار ہیں۔ چار میٹرک پاس ہیں۔ اور ایک غیر احمدیوں کے لیڈر ہیں۔ اور ایک صاحب ریٹائرڈ حوالدار ہیں۔

نئی جماعتیں

اس ماہ میں گیارہ ایسے نئے دیہات میں احمدی ہوئے جہاں پہلے کوئی احمدی نہ تھا ان میں سے بعض دیہات میں خاصی تعداد میں جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ اللھم زدفزد

مبلغین

اس ماہ میں مبلغین نے علاقہ سری گوبند پور۔ بٹالہ۔ فتح گڑھ چوڑیاں۔ کلانور۔ اٹھوال۔ بیٹ راوی۔ کاہنووان۔ دوسوہہ میں تبلیغی فرائض سرانجام دیئے ؛

تبلیغی وفود

دعوت عامہ کی تحریک کے ماتحت اس ماہ میں ۶۹ اشخاص نے ۲۳ مختلف حلقوں میں آنریری طور پر تبلیغ کا کام کیا۔ جن میں صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں کے ذریعہ ۲۰ اصحاب نے بیعت کی۔ ماسٹر محمد علی صاحب اظہر نے خاص تندہی سے کام کیا۔ اور ان کے ذریعہ ۲۰ اصحاب نے بیعت کی

مخالفین کی کوشش

ڈیرہ بابا نانک اور بٹالہ میں احرار نے کانفرنس کی۔ جس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ ڈیرہ بابا نانک کے ساتھ موضع بیادی میں احراری علماء کی تقاریر سے متاثر ہو کر سات اصحاب احمدی ہوئے۔ جن میں سے ایک بااثر نمبردار ہے۔ اس موقعہ پر ہماری طرف سے مختلف قسم کے ٹریکٹ اور پوسٹر شائع کئے گئے۔ اور ایک درخواست بصورت ٹریکٹ چھپوا کر احراری علماء کی خدمت میں پیش کی گئی۔ جس میں یہ مطالبہ تھا۔ کہ علماء احرار بجائے ذاتیات پر حملہ کرنے کے عقائد پر بحث کریں۔ جس کا کوئی جواب احرار کی طرف سے نہ ملا۔

دورہ نگران صاحب اعلیٰ

ماہ ظہور کے پہلے تین ہفتوں میں بارش ہوتی رہی۔ بوجہ راستوں کے ناقابل گزر ہونے کے نگران صاحب اعلیٰ دورہ نہ کر سکے تاہم۔ کوہالی۔ بسرا۔ کنڈیلہ۔ سٹھیالی۔ بھٹیال وغیرہ مقامات کا دورہ کیا۔ اور نائب نگران صاحب اعلیٰ نے گورداسپور۔ دھاریوال۔ بریار۔ بٹالہ۔ کوہالی۔ رجوعہ۔ سری گوبندپور۔ گھمان۔ پنڈوری۔ ماڑی بچیاں۔ جھیش ڈوگر وغیرہ مقامات کا دورہ کیا۔ جناب نگران صاحب اعلےٰ کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی ایک دفعہ باوجود سخت مصروفیت کے تشریف لے گئے۔ اور سخت دھوپ میں ۸ میل گھوڑی پر سفر کیا۔

اشاعت

اس ماہ میں ایک ٹریکٹ اور ایک پوسٹر ایک ہزار کی تعداد میں مقامی تبلیغ کے خرچ پر شائع کیا گیا۔ اور نشر و اشاعت سے تین ہزار کے قریب مختلف قسم کے ٹریکٹ لے کر مناسب مقامات پر مجاہدین کے ذریعہ تقسیم کر دیئے گئے۔

شکریہ

میں ان تمام احباب کا جو اس مہینہ میں پندرہ روز یا مہینہ کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مہتمم دعوت عامہ کی تحریک کے ماتحت تبلیغ کر کے آئے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کا بھی جنہوں نے خاص توجہ سے اس کام کو سرانجام دیا۔ نیز ان احباب کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جو باقاعدہ ہمیں چندہ بھیج رہے ہیں۔ جو اصحاب باوجود وعدہ کے باقاعدہ چندہ نہیں بھجوا رہے۔ ان کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا وعدہ ایفا کریں۔ تا صیغہ کی ضروریات پوری ہو سکیں

خاکسار فتح محمد سیال انچارج مقامی تبلیغ

المسیح

قادیان یکم ستمبر ۱۹۴۰ء۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ گو آج حضور کے بخار میں کمی رہی۔ لیکن انفلوئنزا کی علامات اور سر درد کی شکایت زیادہ رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بخار میں تخفیف ہے۔ مگر بعض دیگر عوارض مثلاً بے خوابی اور نقاہت موجود ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت بھی ہنوز علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

افسوس ماسٹر خلیل الرحمن صاحب محلہ دارالرحمت کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد کل فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا احباب دعائے مغفرت کریں۔

ڈاکٹر محمد طفیل خانصاحب محلہ دارالعلوم کی پوتی بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ کے متعلق اسلام کی بیان کردہ اصولی ہدایات

اسلام نے اول تو جنگ سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کی تلقین کی ہے۔ لیکن اگر جنگ کرنا پڑے اور یہ ہو جائے تو پھر بھی یہ نہیں کہدیا۔ کہ جو جی میں آئے کرتے جاؤ۔ جس طرح چاہو۔ دشمن کو نقصان پہنچاؤ۔ بلکہ اس موقعہ کے متعلق بھی خاص پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ جن کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:-

۱- ان جنحوا للسلم فاجنح لہا وتوکل علی اللہ۔ دشمن اگر صلح کی طرف مائل ہو۔ تو تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ۔ یہ نہیں۔ کہ اس کو تباہ کرنے اور نقصان پہنچانے کے لئے جنگ جاری رکھو۔

۲- ابو داؤد اور مسلم میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسلمان لشکر کو جنگ کے لئے روانہ فرماتے۔ تو ہدایات دیتے کہ اغزوا بسم اللہ وقاتلوا فی سبیل اللہ ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیداً ولا امرأۃً ولا تقتلوا اصحاب الصوامع ولا تقتلوا شیخاً فانیاً ولا طفلاً ولا صغیراً ولا امرأۃً واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین۔ یعنی اے مسلمانو! اللہ کا نام لے کر جہاد کے لئے جاؤ۔ اور حفاظتِ دین کی نیت سے لڑو۔ مگر دیکھنا۔ مالِ غنیمت میں بددیانتی نہ کرنا۔ کسی قوم سے دھوکا نہ کرنا۔ دشمن کو مثلہ نہ کرنا۔ یعنی کسی کے ناک کان وغیرہ نہ کاٹنا۔ بچوں عورتوں اور مذہبی عبادت گاہوں کے محافظوں اور راہبوں کو قتل نہ کرنا بہت بوڑھوں کو نہ مارنا۔ ملک میں اصلاح کرنا۔ اور لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے:-

۳- موطا امام مالک میں آتا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب کسی فوج کو روانہ فرماتے۔ تو ہدایت دیتے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی عبادت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ انہیں کچھ نہ کہنا اسی طرح جس خدمتِ خلق کی خاطر انہوں نے اپنے آپ کو وقف کر لیا ہے۔ اُسے بھی نقصان نہ پہونچانا۔ پھلدار درختوں کو نہ کاٹنا۔ اور نہ کسی آبادی کو ویران کرنا:-

۴- صحابہ کرام کو حکم تھا۔ کہ لڑائی میں کسی کے مونہہ پر ضرب نہ لگائیں۔

۵- ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتیٰ یثخن فی الارض نبی کو یہ حق نہیں۔ کہ بغیر جنگ کے اس کے پاس قیدی ہوں۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب تک عملاً لڑائی نہ ہو۔ لوگ قیدی نہ بنائے جائیں:-

۶- دشمن سے لڑائی اسی حد تک ہو۔ جس حد تک اس کی زیادتی ہو:-

۷- فتح کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عام لوٹ اور غارت گری کی قطعاً ممانعت تھی:-

۸- پناہ مانگنے والوں کو فوراً پناہ دینے کا حکم ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ۔ اگر مشرکوں میں سے کوئی پناہ چاہے۔ تو اسے پناہ دو:-

۹- مقتول دشمن کی نعش کی بے حرمتی کی اجازت نہیں:-

۱۰- جنگی قیدیوں سے حسن سلوک کا تاکیدی حکم ہے:-

۱۱- قیدیوں کو فدیہ دے کر آزاد ہونے کا حق دیا گیا۔ اور مسلمانوں کو فدیہ قبول کر لینے کی ترغیب دی۔ سوائے اس کے کہ ان کے چھوڑنے میں کوئی خاص خطرات ہوں:-

۱۲- مسلمان آقا کو غلام سے زرِ فدیہ باقساط وصول کرنے کا حکم دیا:-

۱۳- اسلام کے رُو سے قیدیوں کو قتل کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر قیدی کوئی فتنہ پیدا کریں۔ تو قتل جائز ہے۔

۱۴- صلح میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمنوں کو ہر ممکن رعایت دیتے تھے۔ صلح کے متعلق آپ کا بہترین نمونہ صلح حدیبیہ ہے۔ جس میں کفار کو ہر ممکن رعایت دی گئی۔ اور مسلمانوں کو شرائط صلح میں بظاہر نقصان ہی نقصان نظر آتا تھا:-

۱۵- رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں معاہدات کی پابندی کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا تھا۔ اور معاہدوں کو محض کاغذ کا پُرزہ نہیں سمجھا جاتا تھا جیسا کہ آج کل کی "مہذب قومیں" سمجھتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من قتل معاھداً لم یرح رائحۃ الجنۃ۔ جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کر دیا۔ جس سے معاہدہ ہو چکا ہو۔ وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا:-

۱۶- اگر غلطی سے کوئی ایسا قتل ہو جائے۔ تو اسلام یہ ہدایت دیتا ہے۔ کہ اس کی پوری دیت دینے کے علاوہ ایک غلام کو آزاد کیا جائے:-

ان اصول کو جو اسلام نے جنگ کے متعلق بیان فرمائے ہیں۔ ایک طرف رکھو۔ اور دوسری طرف موجودہ زمانہ کی وحشیانہ جنگوں پر نظر ڈالو۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ باوجود اس کے کہ موجودہ زمانہ ترقی کے انتہائی منازل کو عبور کرنے کا دعوےٰ رکھتا ہے پھر بھی اسلام اُسے بہت سبق سکھا سکتا ہے۔ اور اسے بتا سکتا ہے۔ کہ جنگ کے معقول اصول وہ نہیں۔ جن پر اب عمل کیا جاتا ہے۔ بلکہ وہ ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے۔ آج معاہدات کی پرلپشہ کے برابر بھی پروا نہیں کی جاتی عورتوں۔ بچوں۔ اور بوڑھوں کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ باغات تباہ کر دیئے جاتے ہیں۔ آبادیاں برباد کر دی جاتی ہیں۔ دھوکا اور فریب کو شیر مادر کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ یہ روشنی کا زمانہ ہے۔ حالانکہ ایسی ہزار روشنیاں پرانے زمانہ کی جہالت پر قربان کی جا سکتی ہیں:-

قبولیتِ دُعا کا نشان

عطاء اللہ صاحب سکنہ اجمیر ضلع ہوشیارپور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ مرشدنا و امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش ہے۔ کہ حضور کی خدمت میں مقدمات کی کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کی تھی۔ آپ کی دُعا سے خدا تعالےٰ نے مجھے کامیاب کیا۔ ان مقدمات میں ایک مقدمہ نہایت اہم تھا۔ اس میں بھی ۲/ ظہور کو مجھے خدا تعالےٰ نے کامیاب کیا۔ اور ۳/ ظہور کو کثرت بارش کی وجہ سے چوئہ کا پانی گاؤں میں آ گیا۔ اور بہت سے مکان گر گئے غلہ وغیرہ کا بہت نقصان ہوا۔ اور میں یہ دُعا کر رہا تھا۔ ربّ کل شئ خادمک ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ گاؤں کے مرد وعورتیں اور بچے چلّا رہے تھے۔ اس وقت میرے پاس گاؤں کا قاضی آیا۔ اور کہنے لگا۔ آپ دُعا کریں۔ تا اس طوفان سے بچ جائیں۔ میں نے کہا۔ میں تو دُعا کر رہا ہوں۔ تمہاری دُعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ اور تمام مرد عورتیں دُعا کریں۔ پھر میں نے دو نفل پڑھے۔ اور دُعا کی۔ نفل پڑھ کر میں گلی کی طرف آیا۔ تو گلی کا پانی میرے مکان کے دروازہ سے تھوڑا سا نیچے تھا۔ چڑھتا چڑھتا پانی دروازہ کے برابر آ کر گھٹنا شروع ہو گیا۔ اور بارش بھی رُک گئی۔ گاؤں کے کئی مرد اور عورتوں نے اپنے مکان چھوڑ دیئے۔ اور صندوق وغیرہ اپنے مکانوں سے نکال کر میرے مکان میں لے آئے۔ اور وہاں ہی آرام کیا جن کے مکان گر گئے تھے۔ وہ دوسرے دیہات میں اپنے رشتہ داروں کے پاس چلے گئے تھے۔ اب گاؤں میں واپس آ رہے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب "شانِ مصلح موعود" پر ایک نظر

حضرت خلیفہ اول حضرت خلیفہ ثانی کو مصلح موعود یقین کرتے تھے

(۲۴)

مصری صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کے موقعہ پر جب اختلاف ہوا۔ اور دو فریق پیدا ہوگئے "تو عین اس وقت ایک فریق کو دوسرے فریق پر غلبہ حاصل کرنے کے خیال نے یہ تدبیر سوجھائی کہ سہل ترین طریق اپنے مدمقابل کو شکست دینے اور اس مقابلہ میں اسے نیچا دکھانے اور اپنے گوہر مقصود کو قلیل سے قلیل وقت میں حاصل کرنے کا یہی ہوسکتا ہے۔ کہ اپنے منتخب کردہ خلیفہ جناب مکرم میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا جائے۔ چنانچہ اس خیال کا آنا تھا کہ فوراً ٹریکٹ پر ٹریکٹ نکلنے شروع ہوگئے۔ . . . اس وقت یہ خیال صرف ایک دو آدمیوں کے دماغ میں آیا۔ باقی علماء عموماً اس خیال کے خلاف تھے۔ بلکہ اکثر اس وقت بھی اسے صحیح نہیں سمجھتے۔ لیکن جناب خلیفہ صاحب مکرم کی طرف سے اس خیال کی حوصلہ افزائی دیکھی۔ تو انہوں نے بھی خاموشی میں ہی مصلحت سمجھی"۔

مصری صاحب کا مطلب یہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں اختلاف ہو جانے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو مصلح موعود سمجھنے کا خیال صرف ایک دو آدمیوں کے دماغ میں آیا۔ مگر مصری صاحب کے اس قول میں ذرا بھر بھی صداقت نہیں کیونکہ اس اختلاف سے بہت پہلے سیدنا حضرت نورالدین اعظم خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام جماعت میں سے اتقیٰ اور اعلم قرار دے چکے تھے اور جنہیں مصری صاحب بھی واحد خلیفہ و راشد سمجھتے ہیں۔ یہی یقین رکھتے تھے۔ کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ چنانچہ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ جناب پیر منظور محمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء کو میں اپنے مکان پر مجموعہ اشتہارات حضرت اقدس دیکھ رہا تھا۔ پڑھتے پڑھتے مجھے معلوم ہوگیا۔ کہ حضرت میاں صاحب ہی پسر موعود ہیں۔ تب میں اسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ لگ گیا ہے۔ کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ تو جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ہمیں تو پہلے سے ہی معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طور سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں۔ جب میں نے دیکھا کہ ان کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ تو میں نے مکان پر واپس آکر دو تین دن میں تمام دلائل کو جمع کیا۔ اور حضرت میاں صاحب کے پسر موعود ہونے پر چودہ قرائن لکھے۔ چودھواں قرینہ (جو در اصل بڑا بھاری ثبوت ہے لیکن میں نے اس وقت قرینہ ہی لکھا تھا) اس بارے میں یہ تھا۔ کہ خلیفۃ المسیح کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ اور اس قرینہ میں میں نے پہلے اپنے الفاظ لکھے۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے مذکورہ بالا الفاظ لکھے جو میری بات کے جواب میں فرمائے تھے۔ اس کے لکھنے کے بعد میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح کی تصدیق اپنے ہاتھ سے ہو جائے۔ تو بہتر ہے۔ تب میں وہ تحریر جو فلسکیپ کاغذ کے چار ورقوں پر تھی۔ ان کی خدمت میں لے گیا۔ اور عرض کیا۔ کہ اس کو پڑھ لیجئے۔ انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے جب قرینہ چہاردہم پر پہنچے۔ تو میں نے عرض کیا۔ حضور نے اس دن یہ الفاظ فرمائے تھے۔ فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کہ حضور اپنے ہاتھ سے اپنی تصدیق اس پر کر دیں۔ تب آپ نے اپنے ہاتھ سے اس پر تصدیق کر دی۔

دوسرے دن ۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء کو شام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں پاؤں سہلانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بغیر کسی گفتگو اور تذکرہ کے خود بخود فرمایا۔ کہ ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا۔ جب مخالفت ہو اس وقت شائع کرنا۔ میں نے عرض کیا بہت بہتر۔

ذیل میں میں وہ قرینہ چہاردہم اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تصدیقی الفاظ پیش کرتا ہوں۔

اس تحریر کا عکس پیر صاحب موصوف نے اپنے رسالہ پسر موعود کے ساتھ اختلاف کے وقت شائع کرا دیا۔ اور یہ سارا مضمون معہ تصدیقی عکس کے تشحیذ الاذہان بابت ماہ مئی ۱۹۱۴ء میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ جو صاحب چاہیں وہاں سے دیکھ لیں۔ بہرحال وہ چودھواں قرینہ مع تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

اس تحریر سے تین دن پہلے ۸ ستمبر کو میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ مل گیا ہے۔ کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ تو جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں۔

اس پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اپنے قلم سے لکھا۔ یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔ نورالدین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

اب اس شہادت کے ہوتے ہوئے مصری صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو مصلح موعود قرار دینے کا خیال اختلاف کے بعد ایک دو آدمیوں کے دماغ میں آیا کیونکر درست ہوسکتا ہے۔ مصری صاحب اس شہادت سے خوب واقف ہیں۔ مگر انہوں نے عمداً حق پوشی سے کام لیتے ہوئے اس شہادت کو چھپا کر ایک خطرناک فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ پس حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ خیال اختلاف کے بعد پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ یہی عقیدہ مصری صاحب کے اور ہمارے پیر و مرشد حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا اس اختلاف سے پہلے کا تھا۔ اور یہ امر بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول جانتے تھے۔ کہ آپ کی وفات کے بعد اختلاف ہوگا۔ اور اس عقیدہ کی اشاعت کی اس وقت ضرورت پیش آئے گی۔

پس جن علماء کرام نے اختلاف پیدا ہونے پر اس عقیدہ پر ٹریکٹ پر ٹریکٹ لکھے ہیں۔ انہوں نے اپنے مرشد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عقیدہ کی اشاعت کی ہے۔ اور ان کی ہدایت پر عمل فرمایا ہے۔ کوئی نئی بات نہیں کی۔

باقی رہا یہ خیال کہ سلسلہ احمدیہ کے اکثر علماء پہلے بھی اور اس وقت بھی اس خیال کو صحیح نہیں سمجھتے۔ یہ دوسری غلط بیانی ہے۔ جو مصری صاحب نے دیدہ دانستہ کی۔ مصری صاحب اگر سچے ہیں۔ تو ان اکثر علماء کے نام پیش کریں جو اس عقیدہ کے خلاف ہیں۔ پہلے ان سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ ان دہریوں کے نام لو۔ جو بقول آپ کے جماعت میں موجود ہیں۔ مگر مصری صاحب اس وقت سے اب تک خاموش ہیں۔ اور جماعت میں سے ایک بھی دہری کا ثبوت نہیں دے سکے۔ اب انہوں نے ایک اور نیا دعوےٰ کیا ہے۔ مگر مجھے امید ہے کہ وہ اس کا بھی ہرگز کوئی ثبوت نہیں دے سکتے۔

خاکسار۔ قاضی محمد نذیر لائل پوری از قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ وید الہامی نہیں بلکہ رشیوں کی تصنیف ہیں

ویدوں کے متعلق مختلف قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں۔ سوامی دیانندجی اور آریہ سماجی یہ کہتے ہیں کہ چاروں وید ایشوری گیان ہیں۔ اور یہ چاروں اگنی وایو۔ آدتیہ۔ انگرا نامی رشیوں پر ابتدائے عالم میں نازل ہوئے۔ اس کے بالمقابل عام ہندو یہ عقیدہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ دنیا کے ابتداء میں چار منہ والے رشی برہما سے ظاہر ہوئے ہیں لیکن ان دونوں کے خلاف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ رائے ظاہر فرمائی ہے۔ کہ موجودہ ویدوں میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو چکا ہے۔ یہ مختلف رشیوں کی مختلف اوقات کی تصنیف ہیں۔ اور یہ وہ رشی ہیں۔ جن کے نام منتروں کے اوپر درج ہیں (مباحثہ احمدیہ)

ویدوں کے متعلق یہ تین قسم کے خیالات ہیں۔ ان میں کونسا خیال راستی اور حقیقت پر مبنی ہے؟ اس کے متعلق اپنی طرف سے کچھ نہ کہتے ہوئے ذیل میں آریہ سماج کی مشہور درسگاہ مہاودیالہ جوالہ پور کے فاضل و ودوان پنڈت بدری دت جوشی کے ایک محققانہ مضمون کو اردو کا لباس پہنا کر پیش کیا جاتا ہے یہ فاضلانہ مضمون کچھ عرصہ ہوا۔ صوبہ بہار کے مشہور ہندی رسالہ "گنگا" میں شائع ہو چکا ہے۔ لکھا ہے :۔ "وید کب اور کس کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ اس کے متعلق ودوانوں میں بڑا اختلاف ہے۔ اور ویدوں کے ظہور کے متعلق تین قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں۔ (۱) بعض (آریہ سماجی) کہتے ہیں۔ کہ دنیا کے آغاز میں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرا نامی چار رشی ہوئے ہیں۔ انکے ذریعہ ویدوں کا ظہور ہوا (۲) بعض (سناتن دھرمی) کہتے ہیں کہ دنیا کے شروع میں چار منہ والے برہما کے ذریعہ ظاہر ہوئے انکے چاروں مکھوں سے چاروں وید پرگٹ (ظاہر) ہوئے (۳) بعض (جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام) یہ مانتے ہیں

کہ ویدوں کے منتر مختلف وقتوں میں مختلف رشیوں نے تصنیف کئے۔ جو پہلے منتشر حالت میں تھے۔ انکو بعد میں ویدویاس رشی نے موجودہ صورت دے دی۔

ان میں سے پہلا عقیدہ بالکل بے بنیاد نظر آتا ہے۔ کیونکہ اگنی۔ وایو نامی کوئی رشی ہوئے ہی نہیں ہیں۔ اگر انکا وجود پایا جاتا تو ویدک لٹریچر میں انکا ذکر ضرور ہوتا۔ ہاں اگنی وایو۔ آدتیہ تین دیوتا ضرور ہیں۔ ان کے ذکر سے کئی منتر اور سوکت بھرے پڑے ہیں۔ اور انکو رشی کہنا ویدک لٹریچر سے اپنی ناواقفیت ظاہر کرنا ہے۔ ممکن ہے کہ اس موقعہ پر کوئی یہ کہہ دے۔ "اگنیر وی رگوید و جائیتے۔ وایور یجر ویدہ۔ سوریات سام ویدہ۔" وغیرہ شت پت برہمن کا قول ہے۔ اور اگنی وایو روی بھیئتو ترئیم برہم سناتنم۔ دو دو کے یگیہ سدھی ارتھم رگ یجو سام لکشنم وغیرہ منو کا قول ہے انکے کیا معنی ہیں۔ سو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگنی سے رگ وید ظاہر ہوتا ہے نہ یہ کہ اگنی کوئی رشی تھا جس نے رگوید ظاہر کیا۔ وایو رشی نے یجر وید کو سوریہ رشی نے سام وید کو ظاہر کیا ان دونو اقوال کا مطلب یہ ہے کہ رگوید میں زیادہ تر اگنی دیوتا کا ذکر ہے۔ اور وہ اگنی سوکت سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے اسکی پیدائش اگنی سے بتلائی گئی ہے۔ دنیا میں بھی جیسے کہا جاتا ہے "ادبھیو انم جائیتے۔ یعنی پانی سے اناج پیدا ہوا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ پانی اناج کو بناتا ہے۔ اسی طرح منتر یا سوکت چاہے کسی رشی کا بنایا ہوا ہو۔ اگنی دیوتیہ وایو دیوتیہ یا سوریہ دیوتیہ ہوگا (یعنی ان میں اگنی۔ وایو۔ سوریہ کا تذکرہ ہوگا)

جن لوگوں نے اگنی۔ وایو وغیرہ لفظوں سے رشی مراد لئے ہیں وہ حیوان کا صحیح مفہوم نہ سمجھ کر مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

باقی رہے دوسرے خیالات والے (سناتن دھرمی) جو کہتے ہیں۔ کہ دنیا کے آغاز میں برہما ہوئے۔ جنہوں نے چاروں ویدوں کو ظاہر کیا۔ اول تو دنیا کا آغاز کب ہوا۔ اس میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ بہت سے ودوان دنیا کو ازلی سمجھتے ہیں یا جس سے

انسانی دنیا کا آغاز ہوا۔ اگر اسی کو دنیا کا شروع مان لیا جائے۔ تو شروع سے کسی انسان کا ایسی باقاعدہ زبان میں دعائیں کرنا قطعی ناممکن ہے۔ کیونکہ کرمک وکاش (ارتقاء) ساری دنیا میں نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ ویدوں کی مختلف طرز تحریر۔ دیکھنے سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک زمانہ میں ایک شخص خواہ وہ دیوتا ہو یا رشی ہی کیوں نہ ہو تصنیف نہیں کر سکتا رگوید کے پہلے یا دوسرے منڈل (باب) سے نویں اور دسویں منڈل کی تصنیف مختلف طرز کی ہے۔ یجر وید کی گدیہ (نثری) عبارت میں تو بہت ہی نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ اور سام وید کی گیتی (نظم) تو بہت ہی عجیب ہے۔ اتھرو وید کی تصنیف میں تو پرانوں کے استعارات کا بھی آبھاس (عکس) پایا جاتا ہے ان وجوہ کی بنا پر دوسرے سناتن دھرمی خیال کی تائید بھی نہیں کی جا سکتی۔ ہاں اگر اس خیال کو استعارے کے طور پر مان لیا جائے تو ہمارا کوئی حرج نہیں۔ پرانوں میں ایشور کی تین طاقتوں کا ذکر برہما وشنو رودر کی صورت میں کیا گیا ہے یعنے پیدا کرنے کی طاقت کا نام برہما ہے پالک (پرورش کرنے والی) طاقت کا نام وشنو ہے۔ سنہارک (فنا کرنے والی طاقت کا نام) رودر ہے۔ ان ہر سہ طاقتوں کو تین شخصیتوں کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ حقیقت میں تین شخصیتیں نہیں ہیں۔ بلکہ تین طاقتیں ہیں طاقت (صفت) سوکشم (لطیف) ہوتی ہے۔ جس کو عالم ہی سمجھ سکتے ہیں۔ پرانوں میں لطیف چیزوں کا ذکر شخصیتوں کے رنگ میں کیا گیا ہے اس کے مطابق برہما بھی کوئی شخصیت نہیں۔ آغاز دنیا میں برہما (ایشور) کو پرکھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ ایکو اہم بہو سیام (ایک سے بہت

ہو جاؤں) اسی صفت کے اظہار کا نام برہما ہے۔ اس لئے دوسرا عقیدہ ہماری نگاہ میں کالپنک (خیالی) فرضی ہے۔

باقی رہا تیسرا خیال کہ ویدوں کو مختلف زمانوں میں مختلف رشیوں نے تصنیف کیا ہے۔ سو ہماری نگاہ میں یہ عقیدہ مدلل۔ معقول۔ اور ویدک لٹریچر کے جاننے والوں سے مؤید ہے۔ موجودہ ویدوں کے رشیوں کی تصنیف ہونے میں بہت سے ثبوت موجود ہیں (رگ وید اشٹک ۸ ادھیائے ۲۔ سوکت ۲۳۔ منتر ۲) کے معنی یہ ہیں کہ چھلنی سے صاف کئے ہوئے ستوؤں کی طرح جہاں دھیر (دانشمند) دل سے بانی (کلام) کو پوتر (پاک) کرتے ہیں۔ وہاں مِتر (دوست) لوگ دوستی کو حاصل کرتے ہیں۔ جن کے کلام میں یہ کلیان کاری لکشمی ہوتی ہے۔ یہاں لفظ "دھیرا" جمع کے صیغہ میں استعمال ہوا ہے۔ جو ثابت کر رہا ہے۔ کہ رشی لوگ دل سے کلام کو پاک کر کے وید منتر بناتے تھے۔ رگوید کے ہی ایک منتر کا مفہوم ہے "جو اگنی پہلے رشیوں سے پوجا گیا ور نئے رشیوں سے بھی۔ وہ دیوتاؤں کو یہاں لاتا ہے (رگ وید ۱-۱-۲)"

اسکے علاوہ یجر وید (ادھیائے ۳۴ منتر ۱) میں بھی ہے کہ ہم دھیروں (دانشمندوں) سے ایسا سنتے ہیں جو ہم کو اپدیش کر گئیں" وغیرہ ویدوں کے شت شت (سینکڑوں) منتر ہیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وید منتر نہ تو کسی ایک زمانہ کی تصنیف ہیں اور نہ کسی خاص شخص کی بلکہ یہ مختلف زمانوں میں مختلف رشیوں کے ذریعہ بنائے گئے۔ اسکے علاوہ موجودہ ویدوں میں جو ہر ایک منتر کے اوپر دیوتا رشی اور چھند (شعر کا وزن) لکھنے کا دستور چلا آتا ہے اسکے مطابق ہر ایک منتر یا سوکت کے بنانے والا جو رشی ہے۔ اسی کا نام اس منتر کے اوپر لکھا جاتا ہے اسکا کیا مطلب ہے؟

منتروں کو جو لوگ ولٹ سمتیا (محض) بنانا چاہتے ہیں وہ اسکا جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ رشی منتروں کے "کرتا" (مصنف) نہیں بلکہ درشٹا (دیکھنے یا دیکھنے والے) ہیں۔ ان سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ کیا مصنفوں میں دیکھنے یا سمجھنے کی صفت نہیں ہوتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر سمجھنے اور دیکھنے والا مصنف نہ ہوتا تو کیا نہ دیکھنے اور سمجھنے والا مصنف ہوگا جو اس مضمون کو سمجھا ہی نہیں وہ اس کا ذکر ہی کیسے کر سکتا ہے۔ پھر ایتری برہمن میں رشی کو منتر کرت (منتر بنانے والا) صاف طور پر لکھا ہے۔ "نرکت" میں سینکڑوں منتر کرت رشیوں کے نام آتے ہیں۔ آپت (مقدس) رشیوں نے ویدوں کو بنایا۔ اسی لئے وید آرش کہلاتے ہیں اردو اور سنسکرت کے مشہور شاعر کالیداس کے زمانہ میں بھی منتر رشی کرت رشیوں کی تصنیف ہی سمجھے جاتے تھے۔ راجہ دلیپ وششٹھ رشی سے کہتے ہیں۔ "تو وہ ہے جس نے ترؤں دشمن کو ناش کرنے والے تجھ منتر کرت" کے منتروں سے نشانہ باندھنے والے تیرے بان (تیر) بیرا کرت رہے اثر سکتے ہیں (رگھو ونش مصنفہ کالیداس) اگرچہ مضمون کے طویل ہو جانے کے سے ہم نے مزید حوالے دینے سے احتراز کیا ہے۔ تاہم ایک ثبوت "نرکت" کے مصنف یاسک رشی کا پیش کر کے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ دیکھئے اس میں کس قدر وضاحت سے منتروں کا رشیوں کا ہونا دکھلایا گیا ہے۔ یعنی دھرم کو ساکھشات کرنے والے دیکھنے والے رشی لوگ ہوئے انہوں نے اپنے سے کمتر لوگوں کے لئے کہ جنہوں نے دھرم کو ساکھشات نہیں کیا تھا۔ اپدیش کے ذریعہ منتر دئے۔ اپدیش سے گلانی دبے پروائی کرتے ہوئے دوسرے لوگوں نے رہسیہ (رموز) جاننے کے لئے نگھنٹو۔ وید اور وید انگ کو پڑھا"۔ "نرکت" کی اس گواہی کے ہوتے ہوئے۔ کون یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ کہ وید رشی کرت نہیں ہیں۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے زمانہ کا معلوم نہ ہو کہ فلاں وقت فلاں دریا فلاں منڈل یا سوکت بنا ہے۔ اس وقت ہمارے لئے ناممکن ہے۔ لیکن کسی کتاب کے مصنف یا زمانہ تصنیف کا پتہ نہ ہونے سے وہ کتاب غیر انسانی تصنیف ہو جائے یہ کبھی نہیں ہو سکتا

محمد صدیق دریا ساگر

اسلام میں تناسخ کا عقیدہ پیدا کرنے کا غلط الزام

چند دنوں سے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ایک سلسلہ مضامین پیغام صلح میں شروع کر رکھا ہے۔ جس میں وہ قدم قدم پر کذب و افترا و تمسخر و استہزا کا دل کھول کر مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ان کے مضمون کا عنوان ہے "حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محمودی رقابت کی مثالیں"۔ اور چوتھی مثال کی سرخی ہے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کو عین بنا کر اسلام میں عقیدہ تناسخ پیدا کر دیا"۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ تحریر سراسر جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام پر ناروا الزام ہے۔ اگر بروزی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عین کہنا تناسخ ہے تو اس کے قائل حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جنہوں نے تحفہ گولڑویہ ص۱۶۷ پر تحریر فرمایا ہے۔

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حسب آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا۔ جو خلق اور خو۔ اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کا مشابہ تھا اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا۔ تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا"۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب یہ حوالہ پڑھ کر اور انصاف سے کام لیتے ہوئے بتائیں۔ کہ عقیدہ تناسخ کا جماعت میں پیدا کرنے کا الزام کس پر عائد ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یا جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام علیہ السلام پر۔ بات دراصل یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب عبارت میں کتر و بیونت کرتے وقت خوف خدا کو قطعاً مد نظر نہیں رکھتے۔ انہوں نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے دو حوالے نقل کئے ہیں۔ ایک اخبار الحکم ۲۱ ۱۹۱۴ء کا جو میرے پاس اس وقت نہیں۔ دوسرا حوالہ ذکر الٰہی ص۲۴ کا نقل کیا ہے۔ جب میں نے ذکر الٰہی کا یہ صفحہ نکالا۔ تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اور دل نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب اس قدر دھوکہ دہی سے کام لیتے ہیں کہ جس کی حد نہیں۔

ڈاکٹر صاحب جو الزام اب اگست ۴۰ء میں لگا رہے ہیں۔ وہی ۱۹۱۶ء میں بھی لگایا گیا تھا۔ اور اسی الزام کا جواب دیتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے دسمبر ۱۶ء میں تقریر فرمائی تھی۔ ڈاکٹر صاحب اب اسی تقریر پر معترض ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اپنے اعتراض کو واپس لے لیتے۔ مگر افسوس کہ مغالطہ دہی کے لئے اسے از سر نو پیش کر دیا۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالے ذکر الٰہی میں فرماتے ہیں۔

"پہلی بات میری طرف یہ منسوب کی جاتی ہے۔ کہ میں مسیح موعود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر سمجھتا ہوں۔"

اور پھر اس الزام کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اس میں شک نہیں۔ کہ ظلیت کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات آگئے ہیں۔ مگر درجہ کے لحاظ آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر کہنا میں کفر سمجھتا ہوں"۔ پھر فرماتے ہیں۔

"ہم اگر آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل ظل اور بروز مانتے ہیں۔ تو ساتھ ہی یہ بھی یقین اور عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آپ کا تعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے خادم اور غلام کا ہے۔ ہاں یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہوا تھا۔ وہی حضرت مسیح موعود نے ہمیں دکھایا۔ اس لحاظ سے برابر بھی کہا جا سکتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان اور درجہ ایک ہے۔ بلکہ شاگرد اور استاد آقا اور غلام کی نسبت ہے۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی کامل اتباع اور پوری پیروی سے ایسے صاف ہو گئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام کمالات اپنے اندر اخذ کر لئے (ص۱۹) اور پھر ص۲۰ پر آپ فرماتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل مظہر تھے۔ آپ کو عین محمد لکھا گیا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور آپ عین محمد بن گئے۔ بلکہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جو خوبیاں تھیں۔ وہی کامل اطاعت اور فرمانبرداری سے آپ میں آ گئیں"۔

ان بین تصریحات کے ہوتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے جو الزام تناسخ کا لگایا ہے۔ اس کے متعلق میں کیا کہوں اللہ تعالے ان لوگوں پر رحم کرے۔ اور ان کی آنکھیں کھولے۔ ڈاکٹر صاحب نے جو تعریف تناسخ کی بیان کی ہے۔ وہ بھی گول مول ہے۔ ہندوؤں اور آریوں کے نزدیک تناسخ یا آواگون کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ گذشتہ روحیں دوسرے قالبوں میں حلول کرتی رہتی ہیں۔ نہ یہ کہ کسی گذشتہ شخصیت کے صفات اور کمالات کسی دوسری روح میں پیدا ہو جانے کا نام تناسخ ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے صفات اور کمالات کے انتقال کا نام تناسخ رکھ دیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اگرچہ میں نے بہت سی کتابوں میں تشریح کر دی ہے۔ کہ میری طرف سے یہ دعویٰ کہ میں عیسیٰ مسیح ہوں۔ اور نیز محمد مہدی ہوں اس خیال پر مبنی نہیں ہے۔ کہ میں درحقیقت حضرت عیسیٰؑ اور نیز درحقیقت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ مگر پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے غور سے میری کتابیں نہیں دیکھیں وہ اس شبہ میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ گویا میں نے تناسخ کے طور پر اس دعویٰ کو پیش کیا ہے اور گویا میں اس بات کا مدعی ہوں کہ سچ مچ ان دو بزرگ نبیوں کی روحیں میرے اندر حلول کر گئی ہیں" (ضمیمہ رسالہ جہاد ص۲)

ڈاکٹر صاحب جب تک جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کا عقیدہ تناسخ کی اس تعریف کے مطابق ثابت نہ کر دیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا حوالہ میں فرمائی ہے تب تک ہم پر عقیدہ تناسخ کے اختیار کرنے کا الزام محض جھوٹ اور افترا ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال ششم کے وعدے پورے کرنیوالوں کی فہرست دعا کیلئے پیش کردی گئی

قادیان یکم ستمبر - اللہ تعالےٰ کی توفیق سے تحریک جدید سال ششم کی قربانیوں میں حصہ لینے والے وہ مجاہد جو اپنے وعدے ۱۰۱ - اگست سے یکم ستمبر ۱۹۴۰ء تک سو فیصدی پورا کر چکے ہیں - خواہ وہ ہندوستان کے ہیں یا بیرون ہند کے - ان کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور آج چار بجکر پچاس منٹ پر دعا کے لئے پیش کی گئی - اللہ تعالےٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے - اور اجر عظیم عطا کرے - تحریک جدید نے ان احباب کیلئے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے دعا کی درخواست کی ہے - جو یکم ستمبر تک اپنا وعدہ پورا کرنے کی کوشش کرتے رہے - مگر سخت روکوں نے انکو کامیاب نہ ہونے دیا -

اللہ تعالےٰ ان سب دوستوں پر افضال کی بارش برسائے - اور وہ جو باوجود کوشش کے ادا کرنیکی توفیق نہیں پا سکے - ان کو ماہ ستمبر میں ادا کرنے کی توفیق دے - فنانشل سکرٹری تحریک جدید

بنکوں کے سود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ

قواعد ڈاکخانہ کے ماتحت سیونگ بنک میں اور اسی طرح دوسرے بنکوں میں روپیہ جمع کروانے والوں کو جمع کردہ روپیہ پر سود دیا جاتا ہے - چونکہ سودی روپیہ کا استعمال شرعاً حرام ہے - اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے - کہ ایسا روپیہ کہاں خرچ کیا جائے - سو احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ ایسی رقوم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے - کہ یہ رقوم اپنی ذات متعلقین - ہمسایوں اور مساکین پر خرچ کرنا حرام ہے - البتہ ایسا روپیہ اشاعت اسلام پر خرچ کیا جا سکتا ہے -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فتویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے - ایسے احباب کو جو سیونگ بنک یا دوسرے بنکوں میں روپیہ جمع کراتے ہیں - چاہئے کہ جو رقم انہیں اپنے جمع کردہ روپیہ پر بنکوں سے ملے - اسے مقررہ نظام کے ماتحت اشاعت اسلام کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دیا کریں - یہ مدنظر رہے - کہ اشاعت اسلام مرکزی مد ہے - اس لئے اس مد کا روپیہ مرکز میں ہی آنا چاہیئے - اپنے طور پر خرچ کرنا درست نہیں

ناظر بیت المال

چوتھائی قیمت

بچے سے بوڑھے تک کہانی شوق سے سنتے ہیں تعلمون الناس اسمعی اکی فطرت انسانی کے مطابق تمام مذہبی کتابوں میں افسانے ہیں قرآن شریف بھی احسن القصص ہے - جن سنیما دیکھنے ناول پڑھنے ریڈیو سننے والوں کو مذہبی کتابیں پڑھنے کی فرصت نہیں ان کو کتاب خاتم النبین نہایت دلچسپ افسانہ کہکر دیدیجئے - اس کتاب کو ختم کئے بغیر ہاتھ سے نہیں رکھ سکیں گے اسی وجہ سے احمدی اکابرین اس کتاب کو نہایت موثر تبلیغ کا طریقہ تسلیم کر چکے ہیں - کیونکہ یہ کتاب غیر احمدی میں احمدیت کا انجکشن کر دیتی ہے - اب اس دلچسپ طریقہ سے ہر شخص کو تبلیغ کرنے کی خاطر سات سو صفحہ کی کتاب کی قیمت چار روپے کے بجائے ایک روپیہ کر دی ہے - تاکہ جن کو تبلیغ کرنے کی بالکل فرصت نہیں وہ بھی تبلیغ کے اہم فرائض کو ادا کر سکے -

منیجر لیٹنک ہندر عابد منزل بلیماران دہلی

تعمیر عمارت

قادیان میں تعمیر عمارت کا کام جنرل سروس کمپنی ایک تجربہ کار اوورسیر کی زیر نگرانی کرا رہی ہے - شرائط تعمیر چھپی ہوئی ہیں - خواہشمند احباب شرائط منگوا کر فیصلہ کریں ::

منیجر جنرل سروس کمپنی

(۴)

نقشہ ماحول قادیان

کیا آپ نقشہ ماحول قادیان خرید چکے ہیں ؟ اگر نہیں تو فوراً خرید لیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے - یہ نقشہ ایک تاریخی یادگار ہے - جس سے مرکز احمدیت کے موجودہ ماحول کا صحیح صحیح علم حاصل ہوتا ہے - اور مرکز سلسلہ کے خطرات اور ترقی کے مواقع ہر دو چشم بصیرت کے سامنے عیاں ہو کر آجاتے ہیں - یہ نقشہ تبلیغی تربیتی اور تنظیمی ضروریات کیلئے یکساں مفید ہونے کے علاوہ قادیان کے گردونواح میں خرید اراضیات کے لئے بھی بہت مفید ہے قیمت مجلد چھ آنے - غیر مجلد تین آنے -

ملنے کا پتہ :- (۱) جنرل سروس کمپنی قادیان (۲) سلطان برادرز قادیان

فقط المعلن خاکسار :- **مرزا بشیر احمد** ۸/۴۰/۲۰

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں - یا مردہ پیدا ہوتے ہیں - یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں - سبز پیلے دست قے - ہچکی - درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا - بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا - اکثر لڑکیاں پیدا ہونا - لڑکیوں کا زندہ رہنا - لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں - اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے - جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا - تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے - اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے - قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصولڈاک علاوہ

المشتہر :- حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۳۱ اگست حکومت ہند نے ایک اعلان کے ذریعہ خاکساروں سے وہ پابندیاں دور کردی ہیں۔ جو ۲۰ مارچ کو لگائی گئی تھیں۔ اور جن کے رو سے اس مجلس کو خلاف قانون قرار دیا گیا تھا۔ پنجاب گورنمنٹ نے بھی اس کے متعلق اپنا حکم واپس لے لیا ہے۔ خاکسار لیڈروں نے حکومت کو یقین دلا دیا ہے کہ وہ آئندہ قانون شکنی نہیں کریں گے۔

الہ آباد ۳۱ اگست یوپی کانگرس کے سیوادل کے ڈائرکٹر پنڈت کیشو دیو مالویہ ان کے ایک اسسٹنٹ اور دو والنٹیروں کو احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پریڈ کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا۔ ڈسٹرکٹ کانگرس نے "وار کونسل" قائم کردی ہے۔ اور ایک کے بعد دوسرے سکرٹری کے گرفتار ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

لنڈن ۳۱ اگست آج چار دفعہ جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر حملے کئے۔ ۷۰۰ طیاروں نے ان حملوں میں حصہ لیا۔ شہر کے ایک حصہ پر بمباری سے بعض لوگ ہلاک و زخمی ہوئے۔ چند عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ کل کے حملوں میں ۶۲ جرمن جہاز گرائے گئے۔ حملے پونے سات گھنٹہ تک ہوتے رہے۔

نیویارک سے ایک اطلاع شائع ہوئی تھی۔ کہ جرمنی کا مارشل گورنگ ایک ہوائی جہاز میں لنڈن پر پرواز کر رہا تھا کہ اس کا جہاز گر گیا۔ اور وہ مر گیا۔ برلن سے اس خبر کی پرزور تردید کی گئی ہے۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے بھی اسے ناممکن قرار دیا ہے

معلوم ہوا ہے۔ کہ یونان اور اٹلی میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ اٹلی کی طرف سے مسلسل دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

برلن پر رائل ایئرفورس کے طیاروں کے حملے شدید سے شدید تر ہوتے جا رہے ہیں۔ کل رات انہوں نے بمباری کر کے تیل کے کئی کارخانوں اور ہوائی اڈوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ دو بازار بمباری سے بالکل تباہ ہو گئے۔ پندرہ بحری جہازوں پر ایک ہزار فٹ کی بلندی سے بم گرائے گئے۔

شملہ ۳۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ موجودہ وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو کے عہدہ کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کی جائیگی۔ موجودہ میعاد اپریل ۱۹۴۱ء میں ختم ہوتی ہے پہلے وہ توسیع پر آمادہ نہ تھے لیکن اب بین الاقوامی حالات سے متاثر ہونے کی وجہ سے امید ہے وہ مان جائیں گے۔

شملہ ۳۱ اگست نئی دہلی کی تعمیر کے وقت حکومت نے تئیس ہزار روپیہ مسلمانوں کو ہرجانہ کے طور پر دیا تھا جو اب تک دیوانی عدالت میں بطور امانت جمع تھا۔ اب مرکزی اسمبلی کے مسلم ممبروں کی تجویز پر اسے مسلمانوں کے حوالہ اسمبلی ہال کے نزدیک ایک مسجد کی تعمیر کے لئے کر دینے کی غرض سے مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حکومت کی طرف سے ایک بل پیش ہوگا۔

شملہ ۳۱ اگست وائسرائے ہند نے ہندوستان کے تمام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اہل برطانیہ کے ساتھ شامل ہو کر ۸ ستمبر کو قومی دعا کا دن منائیں۔

الزبتھ ویلا ۳۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ بلجین کانگو نے بھی فرانس کے جنرل ڈیگال کے ساتھ مل کر جد و جہد آزادی کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چونکہ گورنر اس کے خلاف تھا۔ اسے باغیوں نے گرفتار کر لیا ہے۔

برلن ۳۱ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی کے ہوائی جہازوں نے ایک آئرش جہاز پر جو بمباری کی تھی۔ اس کے سلسلہ میں جرمن گورنمنٹ نے آئرلینڈ سے معافی مانگ لی ہے

واشنگٹن ۳۱ اگست امریکہ کے ڈیفنس پر پانچ ارب ڈالر خرچ کرنے کے متعلق سینٹ نے اپنی منظوری دیدی ہے

لنڈن ۳۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ شب جب جرمن طیاروں نے حملے کئے۔ تو "ففتھ کالم" کے بعض لوگوں نے نازی ہوابازوں کی رہنمائی کے لئے کئی جگہ آگ روشن کر دی۔ ایک بہت بڑی عمارت سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔ کہ پولیس نے چھاپہ مار کر ایک شخص کو گرفتار کر لیا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ پولینڈ کے جرمن علاقہ میں جرمن دھڑا دھڑ آباد کئے جا رہے ہیں۔ اور شہروں کے بازاروں کے نام بدل کر نازی لیڈروں کے نام پر رکھے جا رہے ہیں۔

برطانی پارلیمنٹ کے ممبر مسٹر سورنسین نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر ہم جمہوریت کی حفاظت کے لئے یہ جنگ لڑ رہے ہیں۔ تو جمہوری اصول کا اطلاق ہندوستان پر بھی ہونا چاہئیے۔ اس طرح گو مغرب میں جمہوریت ختم ہو رہی ہے لیکن مشرق میں اس کی ترقی کا رستہ کھل جائیگا

برطانیہ پر جرمنی کے ہوائی حملوں کی ناکامی سے یہ قیاس مضبوط ہوتا جا رہا ہے کہ جرمنی گرین لینڈ پر قبضہ کی کوشش کرے گا۔ یہ ڈنمارک کے ماتحت دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ ہے جس کا رقبہ گو آٹھ لاکھ ۳ ہزار مربع میل ہے مگر آبادی صرف پندرہ ہزار ہے۔

شملہ ۳۱ اگست صدر کانگرس مولانا آزاد اور وائسرائے ہند کے مابین خط و کتابت شائع ہو گئی ہے وائسرائے نے حال میں جو اعلان کیا۔ اس کی ایک کاپی قبل از وقت بھیج کر مولانا سے یہ توقع ظاہر کی تھی۔ کہ کانگرس ایگزیکٹو کونسل میں اپنے نمائندے بھیجے۔ مولانا کے دریافت کرنے پر وائسرائے نے لکھا کہ گفتگو اس کے دائرہ کے اندر رہ کر ہو سکتی ہے۔ اس پر مولانا نے کہا کہ اس پیشکش سے چونکہ کانگرس کا کوئی بھی مطالبہ پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اسے منظور نہیں کر سکتی۔

لنڈن ۳۱ اگست بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ایک برطانی آبدوز غرق ہونے سے اس کے ۵۵ جہازی بھی ڈوب گئے ہیں۔

مسولینی نے شام میں ایک فوجی مشن روانہ کیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ عربوں میں بغاوت پیدا کی جائے۔ شام کا فرانسیسی ہائی کمشنر پہلے سے برطانیہ کے خلاف ہے۔

زیورچ ۳۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ مغربی جرمنی سے کسی جرمن کو ملک کے کسی دوسرے حصہ میں جانے کی اجازت نہیں۔ اور نہ ہی وہ کسی سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ مبصرین کی رائے ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ برطانی طیاروں نے روہر اور رائن لینڈ میں جو تباہ کاری کی ہے۔ اس کی خبریں ملک کے دوسرے حصوں میں نہ پہنچ سکیں۔

نیویارک ۳۱ اگست امریکہ کے ماہرین کا یہ بھی خیال ہے کہ اس سال ہٹلر برطانیہ پر حملہ نہیں کریگا۔ وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ جتنا عرصہ ممکن ہو لوگوں کو ہوائی حملوں سے پریشان رکھے اور ان کی نیند حرام کر دے۔

ڈبلن ۳۱ اگست آئرش گورنمنٹ نے یہ حکم دیا ہے کہ آئرلینڈ کا کوئی باشندہ ملک سے باہر نہیں جا سکتا۔ تا وقتیکہ حکام کو یقین نہ ہو جائے۔ کہ اس کے سوا چارہ نہیں۔

لنڈن ۳۱ اگست افریقہ کے جن فرانسیسی علاقوں میں بغاوت ہوئی ہے ان کے لئے جنرل ڈیگال نے اپنے افسر مقرر کر دیئے ہیں۔ جو وہاں پہنچ گئے ہیں

کیپ ٹاؤن ۳۱ اگست افریقن پارلیمنٹ میں جنرل ہرٹزوگ نے تحریک پیش کی۔ کہ جرمنی اور اٹلی سے صلح کے لئے فوری قدم اٹھایا جائے۔ کیونکہ اعلان جنگ نے اہل افریقہ پر مسرت کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ جنرل سمٹس نے کہا کہ ہم آخر تک جنگ جاری رکھیں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے منیجر، اسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah